إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں دوبار
الفضل
قادیان

فی پرچہ ۱؍

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت پیشگی سالانہ ۶؍ ششماہی ... سہ ماہی ... ترسیل زر محض بنام منیجر الفضل ہو
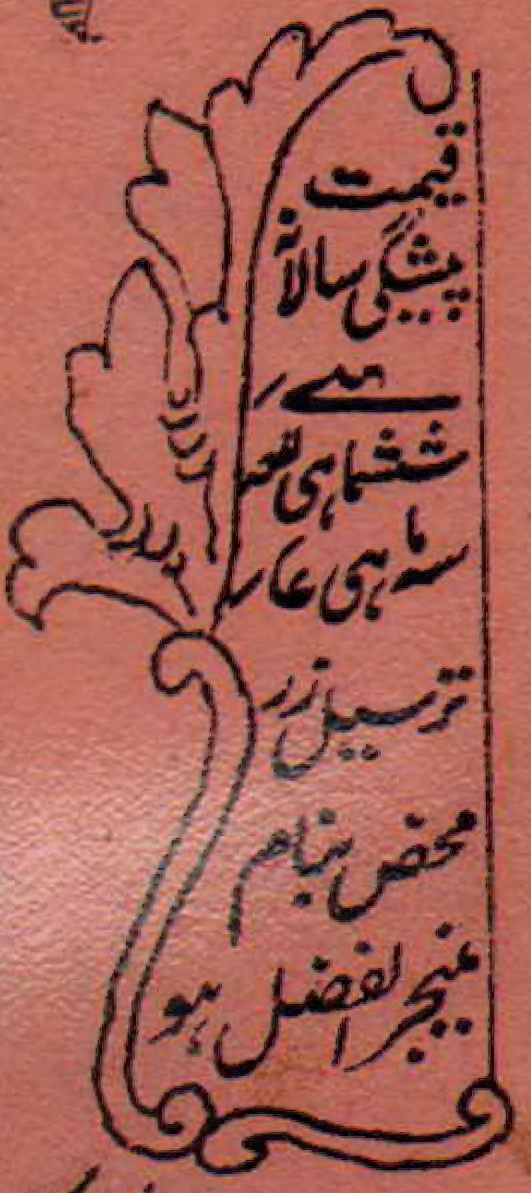
جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۳ء؁ ۱۹) میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۳ | مورخہ ۱۲؍ اگست ۱۹۲۷ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۳؍ صفر ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے +

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کو چند دن سے ضعف قلب کی تکلیف ہے۔ احباب دعاء صحت فرمائیں +

لوکل انجمن کے زیر اہتمام مختلف محلوں میں تحریک چندہ خاص کے متعلق کامیاب جلسے ہو رہے ہیں +

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ اور جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر حج بیت اللہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں

۱۱؍ اگست سے مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول موسمی تعطیلات کی وجہ سے بند ہو گئے۔ اور طلباء گھروں کو روانہ ہو گئے +

موسمی تعطیلات پر جانے سے قبل مدرسہ احمدیہ کے سکوٹس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور دوسرے بزرگوں کو دعوت چائے دی۔ اور اپنی مختصر سی پریڈ دکھائی +

اخبار احمدیہ

قبول اسلام

مندرجہ ذیل اشخاص احمدی دوستوں کے ذریعے مسلمان ہوئے:۔

لالہ لدھا رام ساکن فتح جنگ ضلع کیمبل پور معہ اہل و عیال۔ اسلامی نام شیخ عبداللہ رکھا گیا +

۲۔ جگ دیش رام ساکن جالندھر۔ اسلامی نام عبدالمالک رکھا گیا

۳۔ مسٹر ڈینیل۔ اسلامی نام احمد صادق دانیال + فتح محمد سیال

۴۔ زمانہ حاضرہ میں آریوں نے ناجائز و نامعقول طریقوں کے ذریعے صداقت اسلام کو چھپانے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے کی پوری کوشش کی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کے الٹ اسلام کی مدد کر کے مسلمانوں کو بتا دیا کہ حق میں ایک غیر معمولی کشش ہوتی ہے۔ اس کی تائید میں ایک تازہ ترین واقعہ لکھتا ہوں۔

۸؍ اگست کو ایک ہندو مسمی کشن چند نے مندرجہ ذیل چٹھی جناب ملک برکت علی صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گجرات کو لکھی۔

”میں مسمی کشن چند ولد بدری ناتھ قوم کھتری ساکن امرتسر محلہ لوہگراں بعمر ۲۲ سال اپنی مرضی سے مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے مسلمان کریں۔ بقلم خود کشن چند ۲۷-۸-۸“

ہم نے اس کو قبول اسلام کی مشکلات تفصیل سے بتا دیں۔ مگر اس نے اس پر بھی ثابت قدمی کا اظہار کیا۔ چنانچہ ۲۷-۸-۹ کو بعد از نماز مغرب احمدیہ مسجد میں عقائد اسلامیہ سنا کر کلمہ توحید پڑھا کر حلقہ بگوش اسلام کیا گیا۔ الحمد للہ + عبدالرحمٰن خادم از گجرات

آسٹریلیا میں تبلیغ

جناب حسن موسیٰ خان صاحب احمدی مشنری ملک آسٹریلیا میں تبلیغ اسلام کے کام میں شب و روز مصروف ہیں۔ حال ہی میں جو چند ہندوستانی معززین مثلاً سر دوراب ٹاٹا۔ مسٹر شنکھ چیٹی۔ امریکہ میں سیر کرنے اور لیکچر دینے گئے تھے ان کو بھی حسن موسیٰ خان صاحب نے تبلیغ کی۔ اور حال میں اس ملک کے گورنر اٹارنی جنرل۔ ڈیوک آف یارک۔ کمشنر صاحب ممبران فرنچ مشن کو بھی تبلیغی کتب اور خطوط روانہ کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کی کوششوں کو بار آور کرے۔

دوکان کا موقع

بٹالہ میں ایک نفع آور دوکان کھولنے کا موقع ہے۔ جو انشاء اللہ بہت مفید ہوگی اگر کوئی صاحب اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں تو ناظر تجارت سے خط و کتابت کریں۔

مرزا شریف احمد ناظر تجارت و صنعت قادیان۔

درخواست ہائے دعا

حسب ذیل اصحاب کے لئے دعا کی جائے
۱۔ منشی قادر بخش صاحب لودھراں بیماری سے صحت کے لئے۔ شیخ فضل حق صاحب سانگلا ہل۔ منشی محمد حسین صاحب کاتب الفضل۔ ڈاکٹر عبدالغفار خاں صاحب ٹوچی غلام علی صاحب، جنگا بنگیال۔ عبدالواحد صاحب لاہور۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب چودہ علمی بھٹنڈہ۔ خدا بخش صاحب جھنگ ان سب اصحاب کی صحت کے لئے۔ اور ۲۔ ابو عبدالحکیم صاحب جہلمی کے سفر میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے ✣

اعلان

بندہ کے پاس کئی سو ٹریکٹ تبلیغی از طرف انجمن احمدیہ دعوت الی الحق سیجا لالی "تعلیم قرآنی و نشان آسمانی" موجود ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو۔ تو مفت خرچ ڈاک پتہ ذیل پر بھیجکر طلب فرمائیں۔ عاجز محمد ابراہیم سیکنڈ ماسٹر و سیکرٹری ننکانہ صاحب

اعلان نکاح

۱۔ غلام قادر ولد خیر الدین جٹ سکنہ گھتو کے ججے ضلع سیالکوٹ کا نکاح مسماۃ شریفہ بی بی بنت روشن الدین جٹ مرحوم احمدی سکنہ ایضاً سے مہر مبلغ پانصد روپیہ پر قرار پایا نکاح میں نے پڑھا۔ محمد رشید

۲۔ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۷ء بوقت نماز عصر جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے مسماۃ صغریٰ بیگم دختر شیخ عبدالرحمٰن صاحب خانسامہ ڈاک بنگلہ نوشہرہ چھاؤنی کا نکاح مبلغ چودہ سو روپیہ حق مہر پر بشیر احمد صاحب ساکن وزیر آباد سے پڑھا ✣

مرزا غلام حید روکیل جنرل سیکرٹری نوشہرہ۔

۳۔ میاں رحمت اللہ صاحب گرھی شاہو کا نکاح میاں علیم الدین صاحب موضع گیلم کی دختر مسماۃ حلیمہ بیگم سے بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر پر مسجد احمدیہ لاہور میں حضرت حافظ روشن علی صاحب نے پڑھا۔ مستری حسن دین ✣

ولادت

۱۷ جولائی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے خاکسار کو فرزند عطا کیا ہے احباب مولود کے لئے دعا فرماویں۔ عبدالواحد احمدی از سرگودھا۔

۲۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یکم اگست کو مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ مولود مسعود کے لئے دعا فرماویں۔ کہ مولیٰ کریم اس کو خیریت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ اسکی والدہ کے لئے بھی دعا فرماویں"۔

خادم فتح محمد سیگل فیض آباد چھاؤنی

۳۔ خدا نے اپنے فضل سے ایک لڑکا عطا کیا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے عبدالسمیع رکھا ہے۔ برخوردار کی لمبی عمر کے لئے دعا کی جاوے۔ عبدالمجید تتر فتیپور ✣

کامیابی

۱۔ عزیز عنایت اللہ بی۔ ایس۔ سی میں کامیاب ہوا ✣ (۲) عزیز عطاء اللہ وظیفہ میں کامیاب ہوا ✣ (۳) عزیز ہدایت اللہ بہاولپور میں مربعے ملنے میں کامیاب ہوا ✣ یہ تینوں میرے لڑکے ہیں ✣

عزیز عنایت اللہ پہلی تنخواہ جو یک صد روپیہ ماہوار ہوگی قادیان بھیجے گا۔ مولا بخش نمبردار سیکرٹری انجمن احمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا

اطلاع

خاکسار سٹیشن کوٹ کپورا جنکشن پر بطور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر آگیا ہے قرب و جوار کے احمدی احباب ضرورتیں یا اپنے پتوں سے اطلاع دیں۔

خاکسار فقیر علی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کوٹ کپورا جنکشن

تلاش

ڈاکٹر ولایت حسین صاحب جو قریباً پندرہ برس سے ضلع ٹانگو میں سکونت پذیر تھے۔ دس مہینے سے لاپتہ ہیں۔ لہذا جس دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو وہ عاجز کو مطلع کر کے ممنون فرماویں۔ اس وقت انکی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ انکی بیوی کا انتقال ہوگیا ہے برما کے احباب سے خصوصاً التماس ہے کہ وہ جہاں کہیں برما میں ہوں مطلع کر دیں۔

M. Farooq Jaded 91
Fraser Street (Rangoon)

۲۔ ہم تین بھائی احمدی لوہار ہیں۔ میں موضع بوڑی وال چک ۵۰ میں رہتا ہوں اور اللہ دتا۔ نور الدین یہ دونوں ملاں پور چک ۵۲ میں رہتے ہیں میرا بھائی نور الدین اپنے بال بچہ کہیں نکل گیا ہے بہت تلاش کی ہے کوئی پتہ نہیں لگتا کسی دوست کے پاس گیا ہوا ہے تو مطلع فرماویں ✣ مستری غلام رسول لوہار موضع بوڑے وال چک ۵۰ تحصیل لائلپور۔ ڈاکخانہ لونڈہ

دعائے مغفرت

۲۶ جولائی بوقت صبح جناب مہر صالح محمد صاحب سیال سیکرٹری جماعت احمدیہ علی پور ملتان دو ماہ بیمار رہ کر تمام جماعت علی پور کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دیکر اپنے حقیقی مولیٰ کے حضور جا حاضر ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احباب سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ نماز جنازہ غائب پڑھ کر مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کیجائے مرحوم جماعت علی پور کے چراغ تھے جو گل ہو گیا۔ مرحوم نے اس علاقے میں سلسلہ عالیہ کی نہایت قابل قدر خدمات کی ہیں۔ آپ کے ذریعہ ۵۰ روپیہ چندہ سے بڑھتے بڑھتے اب ایک ہزار روپیہ چندہ داخل بیت المال ہوتا تھا۔ آپ نہایت ہی مخلص جوشیلے سلسلہ کے خاص خادم تھے۔ نماز اور تہجد کے بہت پابند تھے۔ اکثر آپ کو صحیح کشوف ہوتے تھے۔ آپ کے ذریعہ قوم سیال نے جو آپ کے علاقہ میں رہتی ہے بہت سی بدرسمیں چھوڑ دی تھیں۔ بفضلہ تعالیٰ آپ کے دو بڑے بیٹے مخلص جوشیلے احمدی ہیں۔ ایک چھوٹا بچہ چار سالہ۔ اور ایک سات سالہ لڑکی ہے۔ خداوند کریم ان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور خادم دین بناوے۔ آمین ثم آمین

محمد شفیع وٹرنری کبیروالہ

الفضل۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ان کا جنازہ غائب پڑھا ✣

۲۔ میری اہلیہ مسمات روشن بی بی ۳۰ جولائی اس جہان فانی کو چھوڑ کر اپنے معبود حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت کریں۔ مرحومہ بڑی نیک تھی ✣

شیخ برکت علی پٹواری نہر چک ۱۶۲

۳۔ بابو نبی بخش صاحب سب پوسٹ ماسٹر ٹانک سرائے نورنگ ۲۱ جون فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا ایک لڑکا ۸ سالہ اور ایک لڑکی ڈیڑھ سالہ اور بیوی رہ گئے ہیں براہ کرم احباب ان کے لئے دعاء مغفرت اور ان کے پسماندگان کے لئے دعاء صبر فرماویں ✣

خاکسار محمد شاہزادہ احمدی سرائے نورنگ

۴۔ میرے والد مرزا اکبر بیگ صاحب ۱۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو قضاء الٰہی سے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعاء مغفرت کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار مرزا مبارک بیگ

۵۔ میری دختر مسماۃ زینب کا انتقال ہوگیا ہے۔ مرحومہ نیک بخت احمدی تھیں احباب دعاء مغفرت کریں۔ نبی بخش سامانہ

۶۔ ۱۷ جولائی ۱۹۲۷ء بروز آئیتوار مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مصنف سچ بیان و کامن احمدی راج بی بی ستر سال کی عمر میں اپنے مولیٰ کریم سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعاء مغفرت کریں۔

خاکسار نور حسین احمدی کوٹلی ہرنرائن

حضرت خلیفۃ المسیح کا عزم شملہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بتاریخ ۱۳ اگست ۲۷ء بروز ہفتہ قادیان سے روانہ ہونگے۔ حضور کے ہمراہ مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور خارجیہ و سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سکرٹری اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل ہونگے ✣ پروگرام حسب ذیل ہے۔

بٹالہ سے روانگی	۱۲½ بجے بتاریخ ۱۳ اگست ۲۷ء
امرت سر " "	۲-۱۵ " " " "
انبالہ " "	۱۰-۳۲ " " " "
کالکا سے روانگی	۱۰ بجے ۱۴ " "
شملہ پہنچیں گے	۴۰-۵ " " " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۲۷ء

ہندوؤں سے سرحد آزاد قبائل کا شریفانہ سلوک

آریوں کا بیہودہ شور و شر

آجکل ہندو اخبارات اس بات پر بہت شور مچا رہے ہیں۔ کہ سرحد کے آزاد علاقہ کے افغانوں نے وہاں بود و باش رکھنے والے ہندوؤں سے کیوں یہ کہدیا ہے۔ کہ وہ اپنے وطن کو چلے جائیں۔ انکی حفاظت اور نگہبانی کے اب وہ ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ اس پر واویلا کرنے اور گورنمنٹ سے سرحد پر فوج کشی کرنے کا مطالبہ کرنیکی کوئی وجہ نہیں ہے اس علاقہ میں ہندو مسلمان خوانین کی حفاظت کی بدولت ان کی عطا کی ہوئی جگہوں اور مکانوں میں محض تجارت اور دوسرے لین دین کی غرض سے رہتے تھے۔ گویا ان کی حیثیت ایک کرایہ دار سے زیادہ نہ تھی۔ جنہیں افغانوں کی شرافت اور نجابت کے صدقے یہ بات بھی حاصل تھی۔ کہ جو افغان انہیں رہنے اور کاروبار کرنے کے لئے مکان عطا کرتے۔ وہ ان کی جان و مال۔ عزت و آبرو کی حفاظت کا بھی ذمہ لیتے۔ اور اس طرح ہندو امن و چین کے ساتھ روپیہ کماتے لیکن اب جبکہ مسلمانوں نے اپنی اقتصادی اور معاشرتی اصلاح کے لئے دیگر امور کی طرح تجارت کی طرف بھی توجہ کی۔ اور اس نقصان اور خطرے کو اچھی طرح محسوس کر لیا جو ہر قسم کی تجارت ہندوؤں کے قبضہ میں چلے جانے کی وجہ سے مسلمانوں کو پہنچ رہا ہے۔ تو انہوں نے ہندوؤں کی دوکانوں کی بجائے مسلمانوں کی دوکانوں کی ضرورت محسوس کی اس پر انہوں نے اگر ہندوؤں کو یہ کہدیا۔ کہ وہ اپنے مال و متاع لیکر اپنے وطنوں کو چلے جائیں۔ اب وہ انکی حفاظت کی ذمہ داری کا بوجھ اپنے لئے ناقابل برداشت سمجھتے ہیں۔ تو یہ انکی بہت بڑی شرافت کی علامت ہے۔ نہ کہ قابل مذمت فعل ہندو صاحبان خود ہی سوچیں۔ اگر ان کی کسی دوکان میں کوئی مسلمان کرایہ دار دوکان کرتا ہو۔ اور وہ کرایہ دار کو دوکان خالی کرنے کا نوٹس دیں۔ تو یہ ان کا ظلم ہوگا۔ یا جائز حق۔ اگر ظلم نہیں ہوگا۔ اور ہر طرح انہیں حق حاصل ہے۔ کہ اپنی دوکانیں خالی کرا لیں۔ تو پھر آزاد علاقہ کے مسلمانوں پر وہ کس منہ سے اسلئے اعتراض کر رہے ہیں۔ کہ انہوں نے ہندوؤں سے اپنے وہ مکانات خالی کرا لئے جن میں ہندو دوکانیں کرتے تھے ہندوؤں کو تو سرحدی مسلمانوں کا ممنون ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے نہایت شریفانہ طور پر ہندوؤں سے سلوک کیا۔ نہ کہ اس پر واویلا مچانا چاہیئے۔ ہندو اول کسی جگہ کے مسلمانوں کے متعلق اسقدر فراخ حوصلگی کا ثبوت تو دیں۔ کہ ان کو اپنی دوکانیں دیں ان کے مال و اسباب کی حفاظت کا ذمہ لیں۔ اور مسلمانوں کی دوکانوں سے خرید و فروخت کر کے انہیں اس طرح مالدار بنا دیں۔ جس طرح سرحد کے مسلمانوں نے ہندوؤں کو بنایا ہے، پھر سرحدی مسلمانوں پر اعتراض کریں۔ ہندو تو اتنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ کہ کوئی مسلمان اپنی دوکان میں بیٹھکر چار پیسے کمائے۔ کجا یہ کہ مسلمانوں کو اپنی دوکانیں دیں۔ اور ان کی مدد کریں۔

دراصل مسلمانان سرحد کے متعلق ہندو اخبارات بیہودہ سرائی کر کے اس بات کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کہ ہندو قوم نہایت ہی خود غرض۔ مطلب پرست اور احسان فراموش ہے۔ سالہا سال سے سرحدی افغان اس قوم کے لوگوں پر جو احسان کرتے رہے ہیں۔ انہیں محض اسلئے خاک میں ملا دیا گیا ہے۔ کہ آئندہ ان احسانوں کو جاری رکھنے کے لئے افغان کیوں تیار نہیں ہیں۔ غیور اور بہادر پٹھانوں کے ساتھ ہندوؤں کا یہ سلوک اگر ہمیشہ کیلئے انہیں اس علاقہ سے فیوض حاصل کرنے سے محروم کر دے۔ اور یہ بات حکومت کابل تک وسعت پذیر ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی۔ کیونکہ ہندوؤں نے نہایت ہی طوطا چشمی اور محسن کشی کا ثبوت دیا ہے۔ اور افغانوں کے متعلق ایسے ایسے الزام لگا رہے ہیں جنہیں کوئی انسان برداشت نہیں کر سکتا۔

عدالت العالیہ لاہور کا مدبرانہ فیصلہ

جسٹس دلیپ سنگھ کے متعلق مسلمانوں کا مطالبہ پورا کیا جائے

۶ اگست عدالت عالیہ لاہور کے قائم مقام چیف جج مسٹر جسٹس براڈوے اور مسٹر جسٹس سکیمپ نے ورتمان کے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جس نے تمام مسلمانان ہند کو وقف اضطراب و بیچینی کر رکھا تھا۔ اور جس پر انکے آئندہ طریق عمل کا بہت کچھ انحصار تھا معزز ججان نے ایڈیٹر مضمون نگار کو ایک سال قید بامشقت اور پانچسو روپیہ جرمانہ اور گیان چند ایڈیٹر کو چھ ماہ قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیکر ثابت کر دیا ہے۔ کہ دفعہ ۱۵۳ الف کی جو تشریح و توضیح جسٹس دلیپ سنگھ نے راجپال کے مقدمہ میں کی تھی۔ وہ قطعاً غلط اور نادرست ہے۔ اور راجپال کا مقدمہ اگر انہی ججوں کے سامنے پیش ہوتا۔ تو وہ بھی یقیناً اپنی شرارت اور فتنہ انگیزی کی سزا پاتا۔ ہم ججان ہائیکورٹ کو ان کے اس مدبرانہ اور عقلمندانہ فیصلہ پر قابل تعریف سمجھتے ہیں۔ انہوں نے اسوقت نہ صرف ورتمان کے پیدا کردہ فتنہ کے انسداد میں اپنی اعلیٰ قابلیت کا ثبوت دیا ہے۔ بلکہ حکومت برطانیہ اور مجموعہ قوانین ہند کی عزت کو بھی اس خطرہ اور نقصان سے بچا لیا ہے۔ جو راجپال کے فیصلہ نے پیدا کر دیا تھا۔ اور جو یہ تھا۔ کہ ایسی حکومت جو از روئے قانون قائم ہے۔ وہ ایک صدی سے زیادہ عرصہ سے ہندوستان جیسے مذہبی ملک پر حکومت کر رہی ہے۔ لیکن اس کے ہاں کوئی ایسا قانون نہیں ہے۔ جو مذہب کے مقدس بانیوں اور بزرگوں کے خلاف بدزبانی اور فحش کلامی کرنیوالوں کو روک سکے۔

لیکن اب ورتمان کے مقدمہ میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے جو فیصلہ دیا ہے۔ اسنے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ راجپال کے سے بدزبان اور گندے لوگوں کی سرکوبی کیلئے گورنمنٹ کے پاس قانون موجود ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ کوئی جج اسکے سمجھنے میں غلطی کھا جائے۔

اس موقعہ پر ہم یہ کہدینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ معزز ججان ہائیکورٹ کے فیصلے نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کو نہایت ہی زبردست بنا دیا ہے۔ اور مبنی بر صداقت قرار دیدیا ہے۔ جو وہ جسٹس دلیپ سنگھ کے متعلق کر رہے ہیں۔ اسلئے اس کا جلد سے جلد پورا ہونا ضروری ہے۔ محتاط سے محتاط الفاظ میں مطالبہ یہ ہے۔ جو ۲۲ جولائی کے جلسوں میں ہر جگہ کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ نے اپنے فیصلہ سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ وہ صوبہ کی اعلیٰ عدالت کی ججی کے اہل نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک واضح قانون کے مفہوم کے سمجھنے میں خطرناک غلطی کھائی ہے۔ اور چونکہ ان پر صوبہ کی اکثر آبادی کا اعتماد بھی نہیں رہا۔ اسلئے کنور صاحب کے عارضی تقرر کی موجودہ میعاد کے ختم ہونے پر اس میں مزید توسیع نہ کی جائے۔

اسکے علاوہ اکثر مقامات پر تو یہی مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ جج مسلم آؤٹ لک

نے کیا تھا۔

غرض اس مطالبہ کے پورا کرنے میں اب کوئی روک نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ کنور صاحب کے متعلق مسلمانوں کے اس خیال نے عدالت عالیہ پنجاب کے تازہ فیصلہ کے باعث غیر متزلزل یقین کی صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ وہ عدالت اعلیٰ کی ججی کے قابل نہیں۔

ہندوؤں کا اچھوت اقوام سے سلوک

ناظرین اس پرچہ میں دوسری جگہ ایک مضمون ملاحظہ فرمائینگے جو ایک معزز ہندو مسٹر آر کے سیڈ ٹھیکر نے انڈین نیشنل ہیرلڈ میں لکھا ہے۔ یہ مضمون اس شرمناک سلوک کا نہایت ہی مختصر نقشہ ہے۔ جو ہزارہا سال سے ہندو ہندوستان کے قدیم باشندوں کے ساتھ کرتے چلے آرہے ہیں۔ معزز مضمون نگار نے یہ بالکل درست لکھا ہے۔ کہ جو غربا کی تکالیف دور نہ کر سکے۔ وہ مذہب مذہب کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ اور ہندو دہرم نے بیچارے غربا کے متعلق جو احکام دئے ہیں۔ اور جن پر اب بھی سختی کے ساتھ ہر جگہ ہندو عمل کر رہے ہیں۔ وہ اس بات کا کافی ثبوت ہیں۔ کہ غربا کے لئے ہندو دہرم میں انسانیت کا درجہ حاصل کرنا ناممکن ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اسلام ایسا مذہب ہے جسمیں ذات پات چھوت چھات اور اونچ نیچ کا کوئی سوال نہیں ہے۔ ہر ایک کے لئے دین اور دنیا میں ترقی کرنے کا راستہ کھلا ہے۔ پس وہ اقوام جنہیں ہندو "اچھوت" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اگر ذلت اور رسوائی کی حالت سے نکلنا چاہتی ہیں۔ تو ان کے لئے صرف ایک ہی رستہ ہے۔ اور وہ یہ کہ اسلام قبول کر کے اس وسیع اسلامی برادری میں شامل ہو جائیں۔ جو دنیا میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔

احمدیوں کی قابل قدر خدمات اسلامی

اس عنوان سے معزز معاصر "انقلاب" نے ۳ر اگست کے پرچہ میں حسب ذیل ایڈیٹوریل نوٹ لکھا ہے۔

"احمدی فرقے سے باعتبار عقائد ہمیں جو اختلاف ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ علاوہ بریں مطالبات اسلامی کی تکمیل کے طریقہائے کار میں بھی ہمارے اور ان کے درمیان بڑی حد تک فرق و تفاوت موجود ہے۔ لیکن ان اختلافات کے باوجود ہم اس فرقے کی بعض قابل قدر خدمات اسلامی کا تہ دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مقدمہ راجپال کے فیصلے کے متعلق نہ صرف ہندوستان ہی میں مسلمانوں کی ہم آہنگی اختیار کی۔ بلکہ مسجد لندن کے امام مولوی عبدالرحیم صاحب درد کو اس قسم کی ہدایات بھی بھیجدیں۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ اس سلسلے میں مسلمانوں کی شکایات کو پارلیمنٹ تک پہنچاؤ۔ اور انگلستان میں بھی اس جد وجہد کی بنیاد رکھدو جس نے آج مسلمانان ہند کو آتش زیر پا کر رکھا ہے۔ ان ہدایات کا نتیجہ یہ ہوا کہ درد صاحب نے نہایت انہماک اور دردمندی سے کام شروع کر دیا۔ اور اب تک جو اطلاعات موصول ہو چکی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف بعض معززین انگلستان اور مسلمانان مقیم برطانیہ کے دستخطوں سے وزیر ہند کو بھیجنے کے لئے ایک محضر طیار ہو رہا ہے۔ جس پر دو سو سے زیادہ دستخط ہو چکے ہیں۔ دستخط کرنیوالوں میں چینی۔ ایرانی۔ افغانی۔ ہندوستانی اور برطانوی مسلمانوں کے علاوہ سر آرتھر۔ کانن ڈائل اور سر ولیم سمپسن جیسے مشہور و نامور انگریز بھی شامل ہیں۔ اور ابھی دستخط کرائے جا رہے ہیں۔ اس محضر میں راجپال کی کتاب اور مقدمہ راجپال کے فیصلے کے خلاف شدید نفرت و حقارت کا اظہار کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ "مانچسٹر گارڈین" نے اسی مسئلہ پر ایک افتتاحیہ لکھا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ حالات موجودہ میں اس قسم کی قابل اعتراض تحریروں کی اشاعت سخت خطرناک فسادات کا موجب ہو سکتی ہے۔ یہ بھی مولوی عبدالرحیم صاحب درد اور سردار اقبال علی شاہ احمدی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ تازہ خبر ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے کسی رکن نے راجپال کے مقدمے کے متعلق ایک سوال بھی کر دیا۔ جس کے جواب میں ارل ونٹرٹن نے اعلان کیا۔ کہ عدالت عالیہ اس قسم کے ایک مقدمے کی سماعت کر رہی ہے۔ اگر اس کا فیصلہ خاطر خواہ نہ ہوا۔ تو اس قسم کی مطبوعات کے انسداد کے لئے قانون میں ترمیم کی جائے گی۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ احمدیوں کی یہ مساعی جمیلہ جاری رہینگی اور دوسرے مسلمان بھی اس کام میں ان کی اعانت کرینگے۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں ایک ایسی قومی جماعت پیدا ہو جائے۔ جو مسلمانوں کے مطالبات کی پورے زور سے حمایت کر سکے۔ ہم ان بروقت خدمات کے لئے امام جماعت احمدیہ اور عبدالرحیم صاحب درد کے بہت شکر گذار ہیں۔"

معزز معاصر "انقلاب" نے ان سطور میں جس رواداری کا ثبوت دیا ہے، وہ نہایت ہی قابل تعریف اور لائق توصیف ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان بھی جنہیں ہمارے سلسلہ کے اخبارات پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوتا۔ بآسانی اس امر کا اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کے متعلق جو جد وجہد شروع کر رکھی ہے۔ وہ نہ صرف ہندوستان میں ہی موثر ثابت ہو رہی ہے۔ بلکہ ولایت میں بھی اپنا بہترین اثر دکھا رہی ہے۔ اگر تمام مسلمان اپنے متحدہ مفاد اور اغراض کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایات کے مطابق کام کریں تو انشاء اللہ بہت جلد بہتر سے بہتر نتائج رونما ہو سکتے ہیں۔ ہم خوش ہیں۔ کہ اسلام سے خاص محبت اور اس کا حقیقی درد رکھنے والے مسلمان اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

لاوارث مسلمان عورتوں اور بچوں کے متعلق مسلمانان دہلی کا قابل تعریف انتظام

تھوڑے ہی دن ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ کا ایک مضمون "مسلمانو! اپنی بیواؤں اور یتیموں کی فکر کرو" کے عنوان سے الفضل میں شائع ہوا تھا۔ جس میں حضور نے مسلمانوں کو اس خطرہ عظیم کی طرف توجہ دلائی تھی جو آریوں کی طرف سے ان مسلمان عورتوں اور بچوں کے متعلق بہت زیادہ ترقی کر گیا ہے جنہیں بدقسمتی سے کسی وجہ سے اکیلے سفر کرنا پڑتا ہے۔ حضور نے اس بارے میں تمام مسلمانوں کو عموماً اور مسلمانان دہلی کو خصوصاً مخاطب کرتے ہوئے مناسب انتظام کی تحریک فرمائی تھی۔ چنانچہ لکھا تھا۔

"میں امید کرتا ہوں۔ اس نقص کو دور کرنے کیلئے مسلمان بھی خاص توجہ کرینگے۔ لاوارث عورتوں اور بچوں کے لئے ہر بڑے شہر میں ایک جگہ مقرر کرنی چاہیئے جہاں انہیں رکھا جائے۔ مسلمانوں کے یتیم خانے تو کئی جگہ ہیں۔ لیکن اب تک بیواؤں اور مصیبت زدہ عورتوں کے رہنے کیلئے کوئی جگہ نہیں۔ آئندہ ہر بڑے شہر میں اس کا انتظام ہونا چاہیئے۔ میں خصوصاً دہلی کے مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دہلی کے سٹیشن سے قریباً روزانہ دو تین مسلمان عورتیں بہکائی جاتی ہیں۔ اگر وہ اس طرف توجہ کریں۔ اور خاص انتظام کے ماتحت ایسی بے ٹھکانا عورتوں اور لاوارث بچوں کو لے جایا کریں۔ تو بہت کچھ اصلاح ہو سکتی ہے۔"

نہایت ہی خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمانان دہلی نے اس معاملہ کی اہمیت کو اسی لحاظ سے سمجھا جس کا یہ مستحق تھا۔ اور فوری طور پر اس بارے میں انتظام کر دیا۔ چنانچہ انجمن محافظ اوقاف دہلی نے اس اہم فرض کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور اپنے لئے یہ لائحہ عمل تجویز کیا ہے۔ کہ

"جو مسلمان پردہ نشین خواتین فلاکت کی وجہ سے دہلی آتی ہیں اور مسلمانوں کے ہاں ان کے قیام و پرورش کا انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے مخالفین اسلام کے پنجہ میں پھنس جاتی ہیں۔ اور ان کی چالوں اور ترکیبوں کے باعث دولت اسلام سے بھی محروم ہو جاتی ہیں۔ ان کے قیام طعام اور آئندہ زندگی آسائش و آرام کے ساتھ بسر کرانے کا انتظام کیا جائے۔"

"اس انجمن کی طرف سے تنخواہ دار ملازم اور آنریری رضاکار مقرر ہوں گے۔ جو عام گذرگاہوں اور ریلوے سٹیشنوں پر نگرانی کرینگے۔ اور جب ایسی مصیبت زدہ غریب الوطن عورتیں اور یتیم لاوارث بچے ان کو دستیاب ہونگے۔ تو ان کو ساتھ لے جا کر انجمن کے انتظام میں دیدیں گے۔ اس صیغہ کے ابتدائی انتظام کے لئے پانچ معزز ارکان کی کمیٹی تجویز کی گئی ہے جس میں حاجی محمد اسحٰق صاحب نامور مخیر۔ حاجی نور احمد صاحب بیرسٹر۔ حکیم محمد اسحٰق صاحب مالک اخبار مبلغ۔ حافظ محمد عمر صاحب۔ شیخ احمد اللہ صاحب سوداگر شامل ہیں۔"

ہم دہلی کے مسلمانوں کو انکی اس فرض شناسی پر مبارکباد دیتے ہیں

عیدالاضحیٰ لنڈن میں

مسجد لنڈن میں پہلا خطبہ جو منبر پر چڑھ کر پڑھا گیا

گارڈن پارٹی میں امراء عظام اور ریٹائرڈ انگریز افسران کی شمولیت

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد۔ ایم۔ اے امام مسجد لنڈن کا ایک مفصل خط جو حال میں ملا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ ۱۰ر جون کو پہلا خطبہ ممبر پر کھڑے ہو کر پڑھا۔ نماز جمعہ کے بعد عید کے انتظام کے متعلق دوستوں سے مشورہ کیا گیا۔ اس دفعہ ہمنے کھانا کھلانے کا انتظام انگریز نومسلموں کے سپرد کیا چنانچہ کوپ اور نٹل نے ہمارے اور دو بچوں کے جو مسجد میں آیا کرتے ہیں۔ نہایت صفائی اور سلیقے سے کھانا کھلایا۔ ان کے کام کی خوش اسلوبی کو دیکھ کر میرے دل میں عجیب خیالات پیدا ہوئے۔ کہ دنیاوی کاموں میں تو یہ قوم آگے ہی ہم سے بڑھی ہوئی ہے۔ جب دین کی طرف اس نے توجہ کی۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ضرور دوسروں سے آگے نکل جائے گی۔

عید چونکہ ہفتے کے دن تھی۔ اس لئے جمعہ کی شام کو ہی ایک لڑکا پرسی۔ جو دس میل کے فاصلہ پر رہتا ہے۔ یہاں آگیا۔ تا کہ ہمارے کام میں مدد دے سکے۔ نمازی تیس کے قریب تھے۔ ہمنے منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا جس میں بتایا۔

خطبہ عید

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو تمام عالم اسلام میں عید منائی جاتی ہے۔ یہ اس مبارک مہینے کا مبارک دن ہے۔ آج لاکھوں حاجی عرفات کے میدان میں کھڑے ہوئے لبیک۔ اللہم لبیک کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔ آج منا میں حاجی لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔ اور سر منڈا کر احرام اتار دیتے ہیں۔ اور پھر طواف کعبہ کے لئے چلے جاتے ہیں ؛

بنی آدم میں روز اول سے قربانی دینے کا خیال چلا آتا ہے۔ ہیروڈوٹس (یونانی مورخ) بیان کرتا ہے کہ مسیح سے چار ہزار سال پیشتر بھی قربانیاں ہوتی تھیں۔ وید۔ تورات۔ اور دیگر الہامی کتب سے قربانی کا جواز ثابت ہے۔ اسلام نے بھی قربانی پر بہت زور دیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے قربانی کے مفہوم کو ایسا واضح کر دیا ہے۔ کہ شائد اسلام سے پہلے اور کسی کتاب نے ایسا واضح نہ کیا ہو۔ اس بارے میں قرآن شریف کی ایک آیت خوب روشنی ڈالتی ہے جو یہ ہے۔ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ یعنی قربانی کا خون اور گوشت اللہ کو نہیں پہنچتے۔ بلکہ قربانی کرنے والے کا تقویٰ پہنچتا ہے "

دعوت اور جلسہ

عید کے بعد سب کو کھانا کھلایا گیا۔ پریس کے نمایندے بھی شامل تھے مہمانوں کی آمد ۲½ بجے شروع ہوئی۔ اور ۶½ بجے تک لوگ آتے رہے۔ کل تعداد حاضرین سو سے زیادہ تھی۔ سر مائیکل اوڈوائر صدر جلسہ تجویز ہوئے۔ ۴½ بجے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سردار اقبال علی شاہ صاحب کا لکچر ہوا۔ پھر سر اوڈوائر نے تقریر کی۔ آخیر میں ہمنے چند الفاظ کہے۔ میرے چینیز فقرات پر لوگوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد چاء پلائی گئی ؛

معززین کی شمولیت

اس جلسہ دعوت میں سر مائیکل اوڈوائر کے علاوہ مندرجہ ذیل بڑے آدمی بھی شامل ہوئے :-

۱۔ کرنل سر ولیم سمپسن۔ ۲۔ مسٹر ٹامسن معہ صاحبزادی۔ ۳۔ سر ٹامس آرنلڈ۔ ۴۔ سر ایڈورڈ میکلیگن (سابق گورنر پنجاب) ۵۔ کپٹن گیرو جونز ممبر پارلیمنٹ۔ ۶۔ مس کینیڈی۔ ۷۔ مسز فلبی۔ ۸۔ مسٹر ایف ایچ براؤن دلکشا۔ ۹۔ کرنل ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس۔ سابق ڈپٹی کمشنر گورداسپور، و چیف کمشنر جزائر انڈمان۔ ۱۰۔ مسٹر اے بی کمنگ پریزیڈنٹ اینگلو انڈین ایسوسی ایشن۔ ۱۱۔ نمایندہ اخبار مارننگ اور ٹائمز۔ ۱۲۔ نمایندہ اخبار مارننگ پوسٹ۔ ۱۳۔ اخبار سکاٹسمین کا لنڈنی نامہ نگار۔ ۱۴۔ نیوز ایڈیٹر یارک شائر پوسٹ۔ ۱۵۔ مسٹر اور مسز این۔ سی۔ سین۔ معہ صاحبزادیان۔ (۱۶)۔ نمایندہ "پریس ایسوسی ایشن"۔ ۱۷۔ سر پیٹرک فیگن۔ (سابق فنانشل کمشنر پنجاب۔

دلچسپ گفتگو

چاء کے وقت ہمنے اوڈوائر صاحب سے ذکر کیا۔ کہ ڈگلس صاحب ہمارے پائیلیٹ (پیلاطوس) ہیں۔ انہوں نے کہا۔ آپ انہیں پیلاطوس کیوں کہتے ہیں۔ اس پر ان کو نیز فیگن صاحب اور سر میکلیگن کو اس مقدمے کا حال سُنایا۔ جس میں عیسائیوں نے حضرت صاحب پر خون کا جھوٹا الزام لگایا تھا سب نے سُن کر کہا کہ واقعی آپ (ڈگلس صاحب) پیلاطوس ہیں ؛

براؤن صاحب متعلق اخبار ٹائمز بھی معہ اپنی صاحبزادی کے آئے ہوئے تھے۔ ان سے ایک نومسلم نٹل بلال کا تعارف کرایا گیا۔ جس سے انہوں نے اذان کے متعلق چند سوالات کئے۔ دوران گفتگو میں ہمنے اور سردار اقبال علی شاہ صاحب نے کرپان کا ذکر کیا۔ تو اوڈوائر صاحب نے فرمایا۔ واقعی یہ بے انصافی ہے کہ سکھ تو کرپان لئے پھریں۔ اور مسلمانوں سے لاٹھی بھی چھین لیجائے۔ اوڈوائر صاحب۔ فیگن صاحب۔ ڈگلس صاحب۔ اور براؤن صاحب سب نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں سلام پہنچانے کی درخواست کی

اخبارات میں ذکر

اخبارات میں اس دفعہ ہمارا ذکر پہلے سے زیادہ چھپا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پریس اور دوسرے لوگوں پر ہمارا اچھا اثر ہوا ہے۔ ان بڑے بڑے لوگوں کا یہاں آنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے سفر لنڈن کا نتیجہ ہے ؛

ایک خاص امر جو خوشی کا موجب ہے یہ ہے کہ اخبارات نے اب ہماری مسجد کو **مسجد لنڈن** کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس سے پہلے اس نام سے موسوم نہ کرتے تھے۔ چنانچہ ٹائمز نے مسجد لنڈن ہی لکھا ہے۔ براؤن صاحب نے زبانی بھی ذکر کیا تھا۔ شامی اور مصری طلباء بھی آئے ہوئے تھے۔ وہ سب خوش ہو کر گئے ہیں ؛

سردار اقبال علی صاحب

سردار صاحب سرزمین افغانستان سے تعلق رکھتے اور ایک معزز خاندان کے فرد ہیں۔ آپ اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان گئے تھے۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک کی سیر کر چکے ہیں۔ آپ کی قابلیت کا سکہ یہاں تک بیٹھا ہوا ہے کہ لنڈن کے بڑے بڑے اخبار آپ سے درخواست کر کے مضمون لکھواتے ہیں

جلسہ کی کارروائی

بعد نماز عید جلسہ منعقد ہوا۔ اسکی مختصر روئداد یہ ہے۔ اس جلسے کے صدر سر مائیکل اوڈوائر تھے۔ جنہوں نے اوّل صدارت کے لئے شکریہ ادا کیا۔ پھر فرمایا۔ کہ میں سردار اقبال علی شاہ کی خدمت میں جن کے تعارف کی کچھ ضرورت نہیں۔ ملتمس ہوں کہ وہ اپنی تقریر شروع کریں ؛

سردار صاحب نے اپنا لکھا ہُوا لکچر پڑھا۔ اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچایا +

سر اوڈوائر کی تقریر

امام صاحب۔ لیڈیز۔ اور جنٹلمین! پیشتر اس کے کہ میں اس فصیح و بلیغ اور سبق آموز خطبے کے متعلق کچھ کہوں۔ جو آج سردار صاحب کی عنایت سے سُننے کا موقعہ ملا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے ہر ایک پسند کرے گا کہ میں امام صاحب اور کارکنانِ مسجد کا شکریہ ادا کروں۔ کہ ان کی مہربانی سے ہمیں اسلام کے اس عظیم الشان تیوہار کی ادائیگی رسم میں شمولیت کا شرف نصیب ہُوا۔ ہمیں آج یہاں آکر بہت مسرت حاصل ہوئی ہے۔ آج سے کئی ماہ پیشتر جب مسجد کا افتتاح ہُوا۔ تو ہم میں سے بعض کو یہاں حاضر ہونے کا افتخار حاصل ہُوا تھا۔ آج ہم اس حالت میں ہیں۔ کہ امام صاحب اور کارکنان مسجد کو ان اغراض کی تکمیل پر جن کو مدنظر رکھ کر یہ مسجد بنائی گئی تھی مبارک باد دیں۔ کچھ بھی ہو۔ آخر اسلام اور عیسائیت کے عرصے میں بہت سی زمین ایسی ہے جو دونوں میں مشترک ہے۔ اسی عید کو لے لو۔ اسلام میں یہ ایک عظیم الشان واقعہ ہے۔ مگر اس کا ذکر کتاب پیدائش میں موجود ہے۔ زمانہ گذشتہ میں طبیعتوں کا میلان اس طرف تھا کہ بڑے مذاہب میں ناواجب طریق پر محض اختلافی امور پر بحث کی جاتی تھی۔ اور اتحادی یا متشابہ امور کا کچھ خیال نہ کیا جاتا تھا آج ہم اس حقیقت کو معلوم کر رہے ہیں۔ کہ اس ایک خدا کے حکم کی تعمیل میں جس کی عبادت ہم اب بجا لاتے ہیں۔ ہمیں واجب ہے کہ ان امور کو معلوم کریں۔ جو مذاہب میں مشترک طور پر پائے جاتے ہیں۔ اور جن کی تعداد کثیر ہے۔ اور اہل برطانیہ کے لئے یہ بات از بس ضروری ہے۔ سلطنت برطانیہ اعداد و شمار کے لحاظ سے مقابلۃً دنیا میں سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے۔ دس کروڑ مسلمان انگریزی جھنڈے کی حمایت میں بستے ہیں۔ اور اگر ممالک محروسہ کی مسلمان آبادی کا شمار کیا جائے تو ۲۰ لاکھ مسلمان اور بھی ہیں حقیقت یہ ہے کہ کل دُنیا کی قریباً نصف آبادی بلاواسطہ یا بالواسطہ سلطنت انگریزی کے دامن کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے اس کو پہچاننا لابدی ہے کہ سلطنت برطانیہ کے نزدیک اسلام کتنی بھاری شے ہے۔ اور اسلام کی نظر میں سلطنت برطانیہ کتنی وقیع چیز ہے۔ بہت کم لوگ ہیں۔ جو سردار اقبال علی شاہ سے بڑھ کر اس مضمون پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔ سردار صاحب جنہوں نے ابھی ہمارے سامنے خطبہ پڑھا ہے۔ مشرق اور مغرب کے متعلق ان کے معلومات بہت وسیع ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں تمام بڑے بڑے اسلامی ممالک کا سفر کیا ہے۔ وہ جس سہولت سے کابل اور قاہرہ کے معاملات کو بیان کر سکتے ہیں۔ اسی قدر آسانی کے ساتھ ڈبلن اور انگورہ کے معاملات کو سمجھ سکتے ہیں۔ انہوں نے اسلامی ممالک کے بہت سر کردہ آدمیوں سے ملاقاتیں کی ہیں۔ اور پیچیدہ مسائل اور معضلات سیاست پر ان کے سامنے بحث و تمحیص کر چکے ہیں۔ حضرات مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے۔ کہ وہ اس بارے میں زیادہ انشراح صدر سے بول سکتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ انگریزی رعایا سے نہیں ہیں میرا یقین ہے۔ کہ وہ افغانستان کے باشندے ہیں۔ اور یہ وہ بات ہے جو ان کو دوسروں سے ایک ممتاز حیثیت بخشتی ہے۔ میرا اس وقت یہ ارادہ نہیں۔ کہ میں اُسی زمین کو پھر سے سیر کروں۔ جہاں سردار صاحب کا اشہب خیال اس سے پہلے گامزن ہو چکا ہے انہوں نے ہمارے سامنے اسلامی ممالک کی موجودہ حالت اور اُس رشتے کی جو ان کو آجکل سلطنت برطانیہ کے ساتھ ہے جیتی جاگتی تصویر کھینچ کر رکھدی ہے۔ انہوں نے اسلام کے میلان اور روشِ عامہ کا نقشہ بھی نہایت خوبی سے کھینچا ہے۔ اور اس کی توسیع ہم پر چھوڑ دی ہے۔ اس سے ہمیں اسلامی دنیا کے نئے نشوونما کے موافق مناسب وضع اختیار کرنے میں مدد ملے گی +

برطانیہ اور مسلمانوں کے تعلقات

حضرات! مجھ میں اتنی قابلیت نہیں کہ ان نکاتِ بوقلموں کے متعلق تفصیلات میں پڑوں جن کو سردار صاحب نے اُٹھایا ہے۔ لیکن میرا یہ خیال ہے کہ اس امر میں ہم سب ان کے ساتھ متحد اللفظ ہیں۔ کہ بدقسمتی سے جنگ سے پہلے۔ جنگ کے دوران میں۔ اور پھر جنگ کے بعد برطانیہ اور اسلامی دنیا کے وہ تعلقات جو قدیم سے باہم چلے آ رہے تھے۔ ایک عرصے کے لئے درہم برہم ہو گئے۔ لیکن آج ہمیں روشنی دکھائی دیتی ہے۔ اور مطلع پھر ایک بار صاف ہو گیا ہے۔ آج ہمیں نظر آ رہا ہے کہ اسلام اور سلطنت برطانیہ کے فائدہ کے لئے ہم آگے سے مضبوط تعلقات قایم کر سکتے ہیں دو باتیں نہایت ضروری ہیں۔ اوّل یہ کہ برطانیہ کی دس کروڑ مسلمان رعایا ہم پر اپنا اعتماد قایم رکھے۔ اور خوش رہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ سلطنت برطانیہ کے مستقبل کا انحصار اس امر پر ہے کہ ٹرکی۔ مصر۔ عرب۔ ایران۔ اور افغانستان وغیرہ اسلامی ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات نہایت مخلصانہ ہوں۔ افسوس ہے کہ سنین قریبہ میں واقعات کے ایک تسلسل کی وجہ سے ہماری مودّت جو مذکورۃ الصدر اسلامی ممالک کے ساتھ چلی آتی ہے۔ مخدوش ہو گئی۔ اور جیسا کہ سردار صاحب نے ہمیں بتایا ہے۔ بلاشبہ ہم قصور سے پاک اور الزام سے بری نہیں رہے ہے۔ لیکن جنگ کے بعد صورتِ حالات آگے سے زیادہ روشن ہو گئی ہے۔ اور اب ہمارا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ان ممالک کو یقین دلائیں کہ برطانیہ کے دل میں کسی قسم کی منصوبہ بازی نہیں۔ بلکہ اس کا عین منشا ہے کہ وہ اپنے گھر میں مضبوط اور توانا ہوں۔ اور بیرونی دنیا کی دست برد سے مصئون و مامون رہیں +

حضرات! مجھے کہنے دیجئے۔ کہ اس خواہش کا جواز صرف انہی کے فوائد کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ ہمارے اپنے فوائد کی بنیاد بھی اسی خواہش پر پڑتی ہے۔ کیونکہ انگورہ سے لے کر افغانستان تک تمام اسلامی ریاستوں کی سلامتی مشرق میں سلطنت برطانیہ کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ ان کی آزادی۔ اور انکی ترقی ہمارے باہمی منافع کے حق میں ہے +

اپنی تقریر کو ختم کرنے سے پیشتر میں چاہتا ہوں کہ لکچرار صاحب کی خدمت میں ان کے خطبے کی عظیم الشان پسندیدگی کا اظہار کروں۔ اور امام صاحب کا از سرِ نو شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے ہمیں ایسے فصیح اور پُر از معلومات خطبہ سننے کا موقع دیا +

(مرتبہ نعمت اللہ خان گوہر بی۔ اے)

ایبٹ آباد میں نہایت شاندار اور کامیاب جلسہ

مورخہ ۳۱ جولائی و یکم اگست کو ایبٹ آباد میں احمدی مبلّغین کے بہت کامیاب لکچر ہوئے۔ دونوں دن ہزاروں کی تعداد میں امراء، رؤسا اور تعلیم یافتہ اصحاب شریک ہوتے رہے۔ پہلے دن ½ ۵ بجے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل کا لکچر "حالات حاضرہ میں مسلمانوں کی ترقی کے ذرائع" پر ہُوا۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک لکچر جاری رہا۔ حاضرین ہمہ تن گوش بنے بیٹھے تھے۔ مولوی صاحب نے بہت عمدگی سے فرقہ ہائے اسلامیہ میں اتحاد اور مسلمانوں کی تمدنی اصلاح کے طریق بیان کئے۔ اسی دوران میں آپ نے چھوت چھات کی تلقین کرتے ہوئے اسکے دس زبردست فائدے بیان کئے۔ یہ حصہ خصوصیت سے دلچسپ تھا۔ لکچر ختم ہو گیا مگر حاضرین کی خواہش اور بھی بڑھ گئی۔ تقریر کا لہجہ اور طرز بہت عمدہ تھی حتیٰ کہ ہندوؤں کو بھی کوئی گرفت کا موقعہ نہ ملا۔

دوسرے دن جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کا معرکۃ الآرا لکچر ہُوا جس میں آپ نے بتلایا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں سے کیا سلوک کیا۔ اور مسلمانوں نے ہندوؤں سے کیا۔ اسی اثنا میں آپ بار بار گرنتھ صاحب کے شلوک پڑھتے تھے جنسے تمام پبلک پر خاص اثر ہو رہا تھا۔ اسلام کی رواداری اور اسکی عالمگیری پر بہت عمدہ روشنی ڈالی۔ اور باوجودیکہ سکھ مذہب کے متعلق سب باتیں بیان فرمائیں مگر سکھوں کو قطعاً شکایت کا موقعہ نہ دیا کیونکہ آپ علاوہ متانت و سنجیدگی کے سکھ گوروؤں کا نام نہایت ادب سے لیتے تھے۔ شیخ صاحب موصوف کے بعد پھر مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے ایک مختصر اور مؤثر تقریر کی جسمیں مسلمانوں کو اپنے جذبات قابو میں رکھ کر عملی میدان میں آنے کی نصیحت کی۔ کسریٰ کے واقعہ کو بھی پیش کیا جسمیں اس نے گورنر یمن کی معرفت دو سپاہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنیکے لئے بھیجے تھے اور حضور نے ان کو جواب دیا تھا۔ کہ جاؤ میرے خدا نے آج رات تمہارے ... کو مار دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو نصیحت کی کہ وہ آستانہ الٰہی پر جھک ...

ناگپور میں ایک اکیلے احمدی نے کس طرح عظیم الشان جلسہ کرایا

موسلا دھار بارش میں پُرسکون عظیم الشان اجتماع

ہماری جماعت کے مخلص اور پُرجوش اصحاب اپنے مقدس امام اور رہنما کی ہدایات پر جس سرگرمی اور جوش سے عمل کر رہے اور خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید جس طرح ان کے شامل حال ہو رہی ہے اس کا اندازہ ذیل کے خط سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسے بھائی کی طرف سے ہے جو ایک بہت بڑے شہر میں صرف اکیلے احمدی ہیں۔ اور بظاہر لوگوں پر کوئی اثر اور رسوخ بھی نہیں رکھتے۔ لیکن جب آخری وقت میں ان کو ۲۲ر جولائی جمعہ کے دن جلسہ عام منعقد کرانے کا حکم پہنچا۔ تو انہوں نے اس کی تعمیل میں نہایت عظیم الشان جلسہ کرایا۔ اور مسلمانوں میں کام کرنے کی رُوح پھونک دی۔ وہ اپنے عریضہ بحضور حضرت امام جماعت احمدیہ میں لکھتے ہیں۔

اچانک ۱۹ر جولائی کو رات کے دس بجے حضور کا ایک تار عاجز و ناچیز کو موصول ہوُا۔ جس میں حکم دیا گیا تھا کہ جلسہ ضرور منعقد ہونا چاہیئے۔ حضور خیال فرما سکتے ہیں کہ میرے جیسے ناکارہ و غیر معروف ادنیٰ شخص کو کس طرح سے یہ جرأت ہو سکتی تھی کہ جلسہ کا خیالی پلاؤ بھی پکا سکتا۔ جس طرف نظر اُٹھاتا تا۔ یاس ہی یاس نظر آتی تھی۔ اس وقت کسی طرح اور کسی قسم کا جلسہ بھی منعقد ہونا قطعی محال نظر آتا تھا۔ لیکن معاً مجھے ایسا محسوس ہوُا کہ میرے جسم میں برقی رو اثر کر رہی ہے۔ جس سے متاثر ہو کر مجھے ایسا معلوم ہوُا کہ جلسہ ہوگا اور شاندار ہوگا۔ مَیں نے سمجھا کہ حضور کے ٹریکٹ۔ پوسٹر اور یہ تار بغیر ارادہ الٰہی نہیں ہیں اور اس قادر مطلق کو ہر طرح کا اختیار ہے۔ بہر حال رات کو میں مطمئن ہو کر سو گیا۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ ضرور ہوگا ؛

۲۰ر جولائی صبح اُٹھتے ہی پہلے خیال جو مجھ کو پیدا ہوُا وہ یہ تھا کہ کونسی سبیل اختیار کرنی چاہیے کہ جلسہ منعقد ہو۔ آخر میں نے اپنے ماموں صاحب بابو محمد سعید صاحب سے مشورہ کیا۔ اور یہ صلاح ہوئی۔ کہ اگر نواب نیاز الدین صاحب صدر جلسہ بننے کے لئے رضامند ہو جائیں تو جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ ہو جاوے گا۔ اُن سے ٹیلیفون پر پوچھا گیا۔ جس کے جواب میں اُن کے ایک مصاحب نے کہا کہ نواب صاحب صدر جلسہ بننے کی اجازت دینے سے قبل مکمل واقفیت چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے آپ دو تو صاحبوں کو بلانے کے لئے موٹر بھیج رہے ہیں۔ آخر دو بجے بعد دوپہر موٹر آئی۔ اور خاکسار بہمراہی بابو صاحب موصوف جناب نواب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوُا۔ خاکسار نے حضور کے ٹریکٹ "کیا آپ اسلام کی زندگی چاہتے ہیں" کے چیدہ چیدہ مقامات سے کئی پیرے پڑھ کر سنائے۔ جن سے وہ بہت محظوظ ہوئے اور جلسہ کی غرض و غایت۔ ریزولیوشن وغیرہ اور اس جلسہ کے فوائد سے واقف کیا۔ الحمد للہ انہوں نے صدر ہونا منظور کر لیا۔ اور ایک شخص پروفیسر رحمت اللہ خان صاحب کو جلسہ کا انتظام کرنے کے لئے کہا۔ خاکسار ۴ بجے شام کو پروفیسر صاحب موصوف سے ملا۔ جنہیں جلسہ کے اغراض و مقاصد بتاتے ہوئے جناب نواب صاحب کا ارشاد سُنا دیا۔ انہوں نے مجھے تحریک کی کہ اگر عامل صاحب بوہرہ جماعت کی ہمدردی بھی حاصل کی جا سکے تو بہت اچھا ہوگا۔ وہاں سے اُسی وقت خاکسار بوساطت جناب ملا اکبر علی صاحب جناب عامل صاحب سے ملا۔ جنہوں نے کمال مہربانی سے اپنے صاحبزادے ملا اکبر علی صاحب کا نام اشتہار میں شائع کرنے کی اجازت دیدی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ وہ بوہروں میں اعلان کر دینگے۔ کہ وہ آپ کے جلسہ میں ضرور شریک ہوں وہاں سے آکر خاکسار نے جناب یوسف شریف صاحب بیرسٹر۔ جناب سید عبدالرزاق صاحب پلیڈر۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب پلیڈر و وائس پریزیڈنٹ ناگپور میونسپلٹی و جناب مولوی عبدالجبار صاحب و جناب عبدالستار صاحب مرچنٹ کی اجازت حاصل کر لی۔ اور شام کو ہی اخبار الفضل سے ایک اشتہار مرتب کر لیا۔ ۲۱ر جولائی کو اردو پریس کے مطبع میں گیا۔ اشتہار چھپوانے کا بندوبست کیا۔ پریس والوں نے تقریباً ۱½ ہزار کاپی تین بجے بعد دوپہر تک دی چند اشتہار اسی وقت تقسیم کر دیئے گئے۔ اور بقایا کے لئے صبح کا انتظار کیا گیا۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۲ر تاریخ کا دن آگیا صبح سارے شہر میں پوسٹروں کی طرح اشتہار تقسیم کر دیئے گئے۔ دفتروں میں کلرک دوستوں کی معرفت اشتہار بھجوا دیئے گئے۔ مسجدوں میں امام صاحب کی معرفت اعلان کروا دیا گیا۔ اور چونکہ مطلع ابر آلود تھا۔ بلکہ صبح بارش بھی شروع ہو گئی تھی۔ اس لئے قریباً ۱۰ بجے دن تمام شہر میں منادی کرا دی گئی۔ کہ اگر بارش شروع ہو گئی۔ تو جلسہ اتوار بازار میں چھپونی کی مسجد میں ہوگا ؛

آخر ۲۲ر جولائی کا تاریخی دن آگیا۔ پونے پانچ بجے تک پنڈال میں گنتی کے چند آدمی تھے۔ لیکن ٹھیک ۵ بجے جناب عامل صاحب پیشوائے قوم بوہرہ کے فرزند معہ بہت سے دیگر بوہروں کے تشریف لے آئے اور جلسہ میں ملز وغیرہ کے آدمی جن کو ½۴ بجے چھٹی ہوتی ہے بھی آ گئے۔ غرضکہ پانچ بجے پانچ ہزار کا مجمع تھا۔ جہاں تک دریاں وغیرہ بچھی ہوئی تھیں۔ وہ جگہ پُر ہو گئی۔ لیکن آدمیوں کا ہر ایک طرف سے ریلا کا ریلا چلا آ رہا تھا۔ سوا پانچ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہو گئی۔ چونکہ جناب نواب صاحب بہادر بوجہ علالت تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے ملا علی اکبر صاحب فرزند جناب عامل صاحب پریزیڈنٹ مقرر ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد دو نظمیں پڑھی گئیں۔

پہلے چار ریزولیوشن یہ تھے:۔

۱۔ گورنمنٹ سے استدعا کہ وہ آیندہ ایسا انتظام کرے کہ بزرگانِ دین کی ہتک نہ کی جا سکے ؛

۲۔ اسلامی متحدہ مسائل میں سب مسلمان فرقے مل کر کام کریں

۳۔ چونکہ مسلم آوٹ لک کے ایڈیٹر نے مقدمہ راجپال کے متعلق جو کچھ لکھا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں لکھا تھا۔ اور غیر معمولی حالات میں لکھا تھا۔ اس لئے یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ گورنمنٹ بہت جلد ایڈیٹر مسلم آوٹ لک اور مالک کو بہت جلد رہا کر دے ؛

۴۔ چونکہ سول نافرمانی خلافت کمیٹی نے ترک کر دی ہے اس لئے یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور غازی عبدالرحمٰن کو فوراً رہا کر دے ؛

پہلا ریزولیوشن ابھی ختم نہیں ہوُا تھا۔ کہ بہت زبردست بارش شروع ہو گئی۔ لیکن جناب بابا چتروید ی صاحب کے اعلان کرنے سے کہ مسلمانو! تم کو تو بہت بڑی قربانیاں کرنی پڑینگی۔ کیا یہ بارش بھی نہیں جھیل سکتے۔ چند اشخاص جنہوں نے چھتریاں لگائی تھیں۔ بند کر لیں۔ اور پانی میں بھیگنا شروع کر دیا۔ بارش قریباً پندرہ منٹ بڑے زور سے برسی۔ جب ذرا کم ہوئی۔ تو کارروائی شروع ہو گئی۔ اور پہلا ریزولیوشن پاس ہو گیا ؛

اسی طرح ابھی تیسرا ریزولیوشن شروع بھی نہیں ہوُا تھا۔ کہ بہت ہی زبردست گھٹا چھا گئی۔ اندھیرا شروع ہو گیا۔ پانچ منٹ میں تیسرا اور چوتھا پاس کر کے گھروں کو جانے کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔

اس جلسہ کی خاص خصوصیات حسب ذیل تھیں:۔

(۱) ایک احمدی کی تحریک سے یہ جلسہ ہوُا۔ اور سب انتظام بھی اسی کے توسط سے کرایا گیا۔ (۲) جلسہ کی حاضری باوجود بارش اور اتوار کا دن نہ ہونے کے دس ہزار سے اوپر تھی جس کی مثال ناگپور اس سے قبل دینے سے قاصر ہے۔ (۳) جملہ فرقہ ہائے اسلامی نے اس میں حصہ لیا۔ خصوصاً بوہروں نے۔ آج سے پہلے بوہرے کبھی کسی جلسہ میں شامل نہیں ہوئے چہ جائیکہ دوکانیں بند کر کے آنا۔ (۴) اتنی زبردست بارش کے باوجود جلسہ بالکل پُرسکون رہا۔ اور کوئی ناگوار بات نہیں ہوئی ؛

ایک مسلمان کہلانے والا آریہ اخبار میں

آریہ گزٹ مورخہ ۲۱ جولائی میں ایک مضمون سردار عزیز احمد انڈین افسر سپلائی ڈپو ملتان چھاؤنی کی طرف سے اس سرخی سے شائع ہوا ہے "ہندو مسلمانوں کی کشیدگی اور فسادات کی ذمہ واری مرزا غلام احمد قادیانی پر ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ فرقہ احمدی سے مکمل علیحدگی اختیار کریں۔"

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ فرقہ احمدی سے مکمل علیحدگی اختیار کرکے مسٹر عزیز احمد صاحب کونسے فرقہ کیطرف قوم کو دعوت دے رہے ہیں۔ کیا اُن کا منشا یہ ہے کہ ہم احمدی اور محمدی اسماء مبارکہ کو چھوڑ کر جو ایک ہی شخص کے اسمائے گرامی ہیں۔ آریہ بنجائیں یا سکھ ہوجاویں یا عیسائی ہوجاویں۔ اگر یہ نہیں تو کیا عزیز احمدی ہوجاویں۔ بیشک ہم عزیز احمدی ہونے کو طیار ہیں بشرطیکہ مسٹر عزیز احمد اپنے آپ کو عزیز احمد ثابت کردیں۔ مگر شاید وہ ایسا نہ کرسکیں گے۔ کیونکہ اگر وہ عزیز احمد ہوتے تو ایسا غلیظ مضمون ہندو اخبارات میں نہ دیتے اور بجائے اس کے عزیز احمد ہوکر کوئی پاکیزہ مضمون کسی مسلمان اخبار میں شائع کرکے مسلمانوں کو تبلیغ اسلام اور اتحاد اسلام۔ اور غیر مسلموں کو اسلام کی طرف بلانے کا سبق دیتے۔ جیسا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے ہزارہا لکچروں اور اشتہاروں اور اپنی تصانیف میں دیا۔ مسٹر عزیز احمد صاحب تو فساد کی تمام ذمہ داری جناب مرزا صاحب مرحوم پر رکھتے ہیں۔ مگر یہ نہیں دیکھا کہ اول شرارے فتنہ اور فساد کے کس کیطرف سے چھوٹے۔ اسلام نے تو آجتک کسی مذہب کے کسی بزرگ کو بُرا نہیں کہا۔ کیونکہ مسلمانوں کے لئے حکم ہے کہ کسی کے بزرگ کو بُرا نہ کہو۔ اور اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب نے ہی اسلام کی یہ صداقت ظاہر فرماکر کہ ہر قوم میں نبی اور مقدس انسان آئے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ان کی تعظیم و تکریم ملحوظ رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور اسی اصل کے ماتحت آپنے ہندوؤں کے بزرگوں حضرت کرشن اور حضرت راجچندر کو خدا کے برگزیدہ اور پیارے قرار دے کر ان کی عزت مسلمانوں میں قائم کی ہے۔ (الفضل) مسلمانوں میں سے اگر کسی نے کوئی رسالہ اہل ہنود کے خلاف لکھا بھی ہے تو انہی کے بھائیوں میں سے لکھنے والے ہیں جو اپنے مذہب سے متنفر ہوکر داخل اسلام ہوئے۔ اور داخل اسلام ہوکر اپنے دوسرے ہندو بھائیوں کو مذہب اسلام کی خوبیاں اور ہندو مذہب کی برائیاں اور کمزوریاں جتلا کر اپنے دوسرے ہندو بھائیوں کو دعوت اسلام دی۔ مسٹر عزیز احمد صاحب کو چاہیئے تھا کہ اول ستیارتھ پرکاش ملاحظہ کرتے۔ پھر پنڈت لیکھرام کی تصانیف کو دیکھتے۔ عیسائیوں نے جو بے انتہا کتابیں اسلام اور بانئے اسلام کے خلاف لکھی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرتے پھر ان کو پتہ لگتا کہ اسلام کو مٹانے کی کیا کیا کوششیں مخالفان اسلام کی طرف سے ہوتی رہیں۔ اور ہو رہی ہیں مسٹر عزیز احمد صاحب اگر ایک نظر کتاب رنگیلا رسول یا ورتمان کو ہی دیکھ لیتے تو شاید ایسا غلیظ اور متعفن مضمون نہ لکھتے۔ میں مسٹر عزیز احمد صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اسلام اور بانئے اسلام پر حملہ کرے تو مسلمانوں کو مطابق قرآن اور حدیث کے کیا کرنا چاہیئے تھا۔ اور جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم نے جو کچھ ستیارتھ پرکاش کے یا لیکھرام کی تصانیف کے مغلظات کے خلاف قلم اٹھا کر مہذبانہ طریق پر ان کے فاسد خیالات اور اعتقاد کا قلع قمع کیا۔ اس میں کونسا نقص ہے۔ نیز اُس زمانہ کے علمائے اسلام میں سے کس کس نے باتباع قرآن حدیث کس کس طریق سے دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا۔ اور اس زمانے میں کون کونسی کتاب لکھی۔ اول تو کوئی ایسی قابل ذکر کتاب ہی نہیں لیکن اگر کوئی مقابلہ کیا یا کتاب لکھی۔ تو جو الفاظ عزیز احمد صاحب مرزا صاحب کی بابت لکھتے ہیں وہی ان علماء پر بھی عائد ہونگے +

جماعت احمدیہ خدا کا برگزیدہ گروہ۔ عاشق رسول۔ عاشق قرآن و حدیث اور مخالفان اسلام کا مہذبانہ طور پر مقابلہ کرتا ہوا پیغمبری کام تبلیغ اسلام کا کر رہا ہے۔ فتنوں فسادوں کو دور کرکے اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس نے سینکڑوں انگریز مسلمان کرڈالے اور کر رہے ہیں۔ اسلامی مشن یورپ میں کھول دیئے ہیں۔ کوئی ملک دنیا میں ایسا نہیں جہاں اس گروہ کے مبلغ نہ پہنچے ہوں اور کام نہ کر رہے ہوں اور ان کا کام نتیجہ نہ پیدا کر رہا ہو۔ اور روز روشن کیطرح ظاہر ہے کہ اللہ اُن کی امداد کر رہا ہے اور وہ کامیاب ہوتے چلے جارہے ہیں۔

مسٹر عزیز احمد صاحب کے مضمون کو میں نے غور سے پڑھا ہے مجھے تو بجائے عزیز احمد کے وہ دشمن احمد ثابت ہوئے ہیں۔ اگر دشمن احمد نہ ہوتے۔ تو ایسا مضمون اُن کے قلم سے نہ نکلتا۔ وہ مہربانی کرکے اس بارے میں براہ راست میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اگر وہ واقعی کچھ سعادت رکھتے ہیں۔ تو عزیز احمد بنجائینگے۔ ورنہ اپنے قلم اور تحریر سے وہ دشمن احمد۔ دشمن اسلام۔ دشمن خدا اور رسول اور دشمن قرآن حدیث تو ثابت ہو ہی چکے ہیں۔ بخیال مسٹر عزیز احمد صاحب اول مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مکمل طور پر علیحدگی اختیار کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد حضرت مرزا صاحب سے۔ کیونکہ اُس زمانے میں جو کام آنحضرت صلعم نے کیا۔ اس زمانے میں مرزا صاحب نے کیا۔ اور اب اُن کی جماعت کا ہر فرد کر رہا ہے +

عزیز احمد صاحب کی طرز تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ در پردہ آریہ ہیں اور بظاہر طور پر مسلمان ہوکر مسلمانوں میں گھسے ہوئے ہیں۔ اور مسلمانوں کو راہ راست سے بہکانے کی کوشش کر رہے ہیں ایک مسلمان تو کبھی اسلام میں نفاق کا بیج نہیں بو سکتا۔ مسلمانوں کو ہوشیار ہونا چاہیئے کہ مسٹر عزیز احمد صاحب کی طرح کے بہت سے مذہبی لوگ ظاہرا طور پر مسلمان بنکر مسلمانوں میں گھسے ہوئے ہیں اور اُن کی ڈیوٹی دن رات اسلام میں تفرقہ اور نفاق ڈلوانا ہے اُن کی پہچان یہی ہے کہ جب بات کرینگے ایسے طریق پر کرینگے کہ اسلام میں تفرقہ پڑے۔ یا جو نفاق پڑا ہُوا ہے وہ مضبوط ہو۔ کبھی اتفاق اور اتحاد کی بات نہ کرینگے۔ کافر اور مشرک ایسے خطرناک نہیں ہیں جیسے یہ لوگ ہیں۔ اللہ ان سے ہم کو اور ہر مسلمان کو بچاوے۔ گو میں مرزا صاحب کی بیعت میں داخل نہیں ہوں۔ مگر میں ان کی اور ان کی جماعت کی دینی خدمات کو چشم بصیرت سے دیکھتا ہوں +

حکیم لیسن شاہ آنریری مبلغ اسلام۔ ضلع کانگڑہ ساکن دھرم سالہ

ہندوؤں کی اشتعال انگیزیاں

ان دنوں ہندو جائز ناجائز طریقہ سے کوشش کر رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کو مسلمانوں سے بدظن کریں۔ اور مسلمانوں کو اشتعال دلاکر گورنمنٹ سے لڑائیں تاکہ انکے لئے شدھی اور سنگھٹن کا راستہ صاف ہو جائے۔ اور وہ بے خطر ہوکر اپنا کام کرسکیں مسلمانوں کو انکی چالوں سے باخبر اور ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور نہایت پُرامن طریق سے اپنا کام جاری رکھنا چاہیئے +

منجملہ ان طریقوں کے جو ہندو مسلمانوں کو فساد پر آمادہ کرنیکے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ انکی قوم کے بدمعاش شہروں میں ہندو مسلم فساد کی جھوٹی خبریں اُڑا رہے ہیں۔ اور پیش بندی کے طور پر اُن کے لیڈر مقامی حکام سے ملکر اُنپر ظاہر کر رہے ہیں کہ مسلمان فساد پر تلے ہوئے ہیں۔ ہندوؤں کی حفاظت کا انتظام کیا جانا چاہیئے +

ہفتہ عشرہ سے گوجرانوالہ شہر میں متعدد بار شہر کے مختلف حصوں میں ہندو ایسی فساد کی جھوٹی خبریں مشتہر کرچکے ہیں اور اب بھی کر رہے ہیں۔ اور اُنکے لیڈر حکام ضلع سے ملکر انکو مسلمانوں سے ناجائز طور پر بدظن کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔ جب کبھی فساد کی ایسی خبر اُڑائی جاتی ہے۔ تو ہندو چھتوں پر چڑھنے میں بہت جلدی کرتے ہیں۔ سُنا گیا ہے کہ انہوں نے دیگر شہروں کیطرح اس شہر میں بھی اپنی چھتوں پر اینٹ، روڑہ کا انتظام کیا ہُوا ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت کام آوے اور اسکے علاوہ بھی دیگر ہر قسم کا حملہ کرنیکا سامان پورے طور پر مہیا کیا ہُوا ہے۔ اور مسلمانوں کو اشتعال دلا رہے ہیں +

ان حالات میں مسلمان لیڈروں کو چاہیئے۔ کہ وہ نہایت سوچ سمجھ کر چلیں اور مسلمان پبلک کو ہندوؤں کی اِن مکروہ چالوں سے آگاہ رکھیں۔ اور انکو تلقین کریں کہ وہ نہایت پُرامن طریقہ سے اپنے کام کو جاری رکھیں اور کسی طرح سے گورنمنٹ کو اپنے سے بدظن

ہندوؤں میں چھوت چھات کا زور

مسٹر آر۔ کے میڈھیکر نے مندرجہ بالا عنوان سے معزز ہمعصر انڈین نیشنل ہیرلڈ میں ایک خط شائع کیا ہے جس میں ہندو قوم میں چھوت چھات کا اب بھی جو حال ہے۔ اس پر کافی روشنی پڑتی ہے ہم اس خط کا ترجمہ بجنسہٖ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"مجھے دکن میں ہندو قوم کی اونچ نیچ ذات کے ہندوؤں پر جو مظالم توڑی ہے۔ اس کے کیسے کیسے دردناک منظر دکھائی دیتے ہیں۔ مندروں میں شراب خوری اور بدمستیوں کا کیا حال ہے۔ جو غریبانہ تکالیف دور نہ کر سکے۔ وہ مذہب مذہب کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے۔ کہ ہمارا مذہب مذہب کہا جا سکتا ہے۔ ہمارا مذہب صرف چھوت چھات ہے۔ ..... مجھے نہ چھوؤ۔ مجھ سے دور رہو۔ یہی ہمارا مذہب ہے۔ خدا کی پناہ۔ وہ بدنصیب ملک جس کے لیڈروں نے پچھلے دو ہزار سال کا زمانہ ان بحثوں میں گذارا ہو۔ کہ کھانا دائیں ہاتھ سے کھایا جائے۔ یا بائیں ہاتھ سے پانی دائیں ہاتھ سے لیا جائے یا بائیں ہاتھ سے۔ وہ ملک اگر تباہ نہ ہو۔ تو اور کیا ہو سکتا ہے۔

آج سے تیس سال قبل سوامی وویکانند نے دکن کے متعلق ان الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ لیکن آج ۱۹۲۷ء میں دکن میں کیا ہو رہا ہے۔ کیا دکن نے اس عرصہ میں اپنا قدم تہذیب و تمدن کی طرف بڑھایا ہے یا اب تک بھی دکن میں قرون وسطیٰ ہی کے لوگ بستے ہیں۔ جن میں مذہبی تعصب کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ جو ایک دوسرے پر ظلم و ستم کرنے میں مصروف ہیں؟

ہماری قوم کے مندرجہ ذیل افعال میرے سوال کا کافی جواب ہیں۔

(۱) ۱۹۱۵ء میں بمقام جہاد کا چو اور تالاب برہمنوں نے صاف کروا کر پاک کرایا کیونکہ بعض اچھوت اس تالاب سے پانی لے گئے تھے۔

(۲) اسی ۱۹۲۷ء میں شہر بمبئی کی قنس واڈی کا نیا مندر نیچے سے اوپر تک پانی سے دھلوایا گیا۔ محض اس وجہ سے کہ ڈاکٹر امبیڈکر اس مندر میں داخل ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر امبیڈکر لاکھ تعلیم یافتہ سہی لیکن قوم کے چمار ڈھیر ہیں۔ اور یہ مندر بمبئی جیسے شہر میں اور تعلیم یافتہ آبادی کے مرکز میں ہے۔

(۳) مسٹر پانگارکر نامی بمبئی یونیورسٹی کے ایک بہت پرانے گریجوایٹ اور مرہٹی کے ایک قابل مصنف جنہوں نے تکارام مہاراج کی ایک بہت اچھی سوانح عمری بھی لکھی ہے۔ انہوں نے مسٹر واکسکر نامی ایک غیر برہمن کے یہاں کھانا کھا کر جو بہت بڑا گناہ کیا تھا۔ اس کا کفارہ اب ادا کر دیا۔ مسٹر واکسکر تاریخ کے بہت بڑے ماہر ہیں۔ اور بڑودہ میں ان کا قیام ہے۔ لیکن بدقسمتی سے غیر برہمن ہیں۔ دنیا کو مسٹر پانگارکر کے کفارہ کا حال پڑھکر حیرت ہوگی..... اس سنگین جرم سے نجات حاصل کرنے کے لئے انہوں نے مرہٹی اخبار میں جو بیان شائع کیا ہے۔ وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ فرماتے ہیں۔ مسٹر واکسکر میرے مکان پر آئے۔ اور مجھے کھانے کی دعوت دی۔ میں نے یہ سمجھکر کہ کھانے میں دودھ وغیرہ جیسی چیزیں ہونگی یعنی پکی رسوئی ہوگی۔ دعوت قبول کرلی۔ بدقسمتی سے مسٹر پانگارکر کا خیال صحیح نہ نکلا۔ اور جب وہ دعوت میں پہنچے۔ تو وہاں بجائے پکی رسوئی کے پورا کھانا موجود تھا۔ مسٹر پانگارکر نے اس وقت کھانا تو کھا لیا۔ لیکن بعد میں انہیں اپنے فعل پر ندامت ہوئی۔ کہ انہوں نے ایک غیر برہمن کے ہاں کچی اور پکی کھالیا۔ اور انہوں نے اپنے اس شودر کے ہاں کھانا کھانے کے گناہ کا کفارہ ادا کر دیا۔ مسٹر واکسکر شودر اس لئے ہیں۔ کہ شاستروں کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ کلجگ میں چھتری یا ویش کا وجود ہی نہ ہوگا۔

غیر مسلم دوکاندار کی سستی چیز بھی مہنگی ہے!

اول تو بفضل تعالیٰ جو مسلمان تجارت کو ذرا اچھے پیمانہ پر کرنے لگے ہیں۔ ان کی نسبت یہ خیال کہ وہ گراں بیچتے ہیں۔ ایک بہتان ہے۔ تاہم اگر مقابلہ کیا جائے تو مقابلہ کا یہ طریقہ غلط ہوگا کہ آپ دس ہندو دوکانداروں میں سے اس ہندو دوکان کو مقابلہ کے لئے انتخاب کریں جس کا نرخ سب سے ارزاں ہو۔ اور دس مسلمان دوکانداروں میں سے نمونہ کے لئے اس دوکاندار کا نام پیش کریں جس کا نرخ نسبتاً زیادہ ہو۔ اگر اسی طریق کو ذرا الٹ کر استعمال کیا جائے تو نتیجہ برعکس نکل سکتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اگر ہم فرض کریں کہ مسلمان ایک چیز ایک روپیہ کو دیتا ہے۔ اور دوسرا ہندو پندرہ آنہ کو دیتا ہے۔ اور دونوں کی ۱۴ر کی خرید ہے۔ تو اس صورت میں بھی آپ جو چیز ۱۵ آنے کو خریدیں گے۔ [illegible] روپیہ کے مقابلہ میں مہنگی پڑیگی۔ وہ اس طرح کہ ہندو جو ایک آنہ آپ سے کمائیگا اسمیں سے یقیناً مردہ اسلام کی تعلیم کو مٹانے میں خرچ کریگا اور پھر اسکی ان شرارتوں کو دور کرنے کے لئے آپ کو ہر خرچ کرنے پڑینگے۔ اور نہ معلوم مقابلہ میں ہر خرچ کر کے بھی آپ کامیاب ہوں یا نہ۔ لہٰذا بہتر ہے۔ کہ پہلے ہی اس ارزانی نقصان اٹھا لیں اور ہندو سے نہ خریدیں۔

لیکن یہ ایک خیال ہی خیال ہے حقیقت میں مسلمان گراں فروش نہیں۔ اور اگر آپ کے نزدیک گراں فروش ہیں۔ تو اس کا علاج یہی ہے۔ کہ مسلمانوں سے زیادہ خرید و فروخت کرو۔ کہ اور زیادہ سوداگر مسلمان پیدا ہوں۔ جب سوداگر زیادہ ہوں۔ تو خود بخود تجارتی مقابلہ ہو کر نرخ کم ہو جائیں گے۔

حسین خان پشاوری

ریلوے سٹیشنوں پر مسلمانوں کو پانی کی تکلیف

نمبر ۱

۲ ر اگست کو مجھے اپنے بال بچہ اور اپنے بھائی صاحبزادہ محمد طیب سمیت جہانگیر روڈ سے براہ کیمل پور کوہاٹ جانے کا اتفاق ہوا کسی سٹیشن پر کوئی مسلمان پانی دینے والا نہ ملا۔ اگرچہ بعض سٹیشنوں پر مثلاً جہانگیرہ یا خیر آباد پر کنوئیں اور فوارے ہیں۔ مگر کنواں پر ڈول نہیں۔ یا کم طاقت آدمی یا زنانہ نکال نہیں سکتے۔ اور میں نے خود دیکھا کہ عورتوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچے پیاس کی شدت سے روتے رہے۔ اور وہ ڈول نہ نکال سکیں۔ مگر دیکھا کہ ہندوؤں کے لئے مٹکوں میں پانی محفوظ مکانات میں رکھا ہوا اور آدمی پلانے والا موجود ہے۔ ایسا ہی کیمل پور سے کوہاٹ کے ہر ایک سٹیشن پر اسی شدت گرمی میں پانی کی سخت دقت تھی۔ میں نے ہر ایک سٹیشن پر آواز دی۔ کہ مسلمان پانی والا۔ مگر کوئی نہ ملا۔ (صاحبزادہ عبد اللطیف موضع ٹوپی)

نمبر ۲

پچھلے دنوں آپ کے اخبار گوہر بار میں ریلوے سٹیشنوں پر مسلمانوں کے لئے پانی کی شکایت ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے درج تھی۔ اور محکمہ ریلوے کا یہ جواب بھی درج تھا کہ خاص واقعہ ہو تو افسران ریلوے تک پہنچایا جائے تاکہ اس سٹیشن کے ذمہ داروں سے باز پرس کر کے بندوبست کیا جائے۔ لہٰذا میں یہ عرض کرنا مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ ۲۸ ر جولائی کو میں لاہور سے قادیان آ رہا تھا۔ امرت سر کے سٹیشن پر گاڑی قریباً دس بجے پہنچی۔ والدہ صاحبہ کو جو میرے ہمراہ تھیں سخت پیاس لگی۔ میں نے ہر چند سقہ تلاش کیا۔ ہندو پانی والے تو پانی کی بالٹیاں اٹھائے پانی پلاتے ملے۔ مگر سقہ ایک بھی نظر نہ پڑا۔ اور دو ایک ٹکٹ کلکٹروں سے کہا۔ انہوں نے ہندو پانی والوں سے سقوں کے متعلق دریافت کیا۔ مگر سقوں کا پتہ نہ پایا۔ اور مجھے کہا۔ کہ سٹیشن ماسٹر کو رپورٹ کیجائے۔ چنانچہ میں ان کے کمرہ میں گیا۔ اور عرض کرنی چاہی۔ مگر انہوں نے توجہ نہ دی۔ اٹھکر کمرہ سے باہر چلے گئے۔ میں نے پھر کہا۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ تو مجھے جواب ملا۔ کچھ پرواہ نہیں۔ رپورٹ کرو۔ جبکہ ایسے بڑے سٹیشن کا یہ حال ہے۔ تو چھوٹے سٹیشنوں کا حال تو ظاہر ہی ہے۔ خاکسار عنایت اللہ قادیانی عربی مدرس گورنمنٹ ہائی سکول ملتان

ضرورت مدرس

کیرنگ کٹک میں ایک خوشگوار علاقہ میں آباد بستی ہے۔ اور اسے اس علاقہ پر یہ امتیاز ہے۔ کہ دہ گاؤں قریباً سارے کا سارا احمدی ہے۔ اور اس کے ارد گرد کے علاقہ جات پر اسکا رعب ہے۔ اور وہ ایک ہی بستی ہے وہاں کی جماعت مخلص اور بہادر جماعت ہے۔ وہاں ہمارے ایک جماعت کے مبلغ مولوی عبد الرحیم صاحب ہیں۔ ان کی سعی جمیلہ سے اس مخلص جماعت نے ..... ایک مدرسہ پرائمری کا قائم کیا ہوا ہے۔ اسکے لئے ایک تعلیمی سند یافتہ۔ علم دین سے واقف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو جاننے والا مخلص، عربی مدرس چاہیئے۔ تنخواہ بیس روپے معہ خوراک کے دی جائیگی۔ دین کے خادم مخلص احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم ترنتارن

(مقدمہ دیوانی ۵۲۶ بابت ۱۹۲۶ء)

جیون سنگھ ولد ہیرا سنگھ۔ قوم جٹ ساکن پکھو پورہ۔ تحصیل ترنتاران :۔ مدعی۔

بنام

منگتا سنگھ وساد ھو پسران پنجابا اقوام چوہڑہ ساکنان پکھو پورہ تحصیل ترنتارن۔ مدعا علیہ۔

دعوےٰ

(۳۵؍ روپیہ)

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی منگتا وساد ھو مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام منگتا وساد ھو مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ مجموعہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر منگتا وساد ھو مذکور بتاریخ ۲۴ بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً و وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی

آج بتاریخ ۲ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم مہر عدالت

باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج درجہ چہارم ترنتارن

(مقدمہ دیوانی ۳۴۱ بابت ۱۹۲۶ء)

ٹھاکر ولد لسا سنگھ قوم جٹ ساکن کھکھ تحصیل ترنتارن مدعی۔

بنام

گنڈا سنگھ ولد رام سنگھ قوم جٹ ساکن کھکھ تحصیل ترنتارن مدعا علیہ

دعوےٰ

(استقرار حق)

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی گنڈا سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام گنڈا سنگھ زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر گنڈا سنگھ مذکور بتاریخ ۱۵ بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ آج بتاریخ ۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم ترنتارن

(مقدمہ دیوانی ۳۵۶ بابت ۱۹۲۶ء)

گنگا سنگھ بھنگا سنگھ پسران ہزارہ سنگھ۔ اقوام جٹ۔ ساکنان نھتو کے برج تحصیل ترنتارن۔ مدعی

بنام

ہزارہ سنگھ ولد مسا سنگھ۔ قوم جٹ نھتو کے برج تحصیل ترنتارن۔ مدعا علیہ۔

دعوےٰ

(استقرار حق)

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ہزارہ سنگھ تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ہزارہ سنگھ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ مجموعہ دیوانی جاری کیا ہے۔ کہ اگر ہزارہ مذکور بتاریخ ۶ بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ آج بتاریخ ۲۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

وصیتیں

۲۶۲۵۔ میں عبدالرحیم ولد قادر بخش قوم ارائیں عمر ۳۵ سال ساکن مالیر کوٹلہ حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق ۲۴ر مئی ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد دس مرلہ زمین سکنی واقعہ دارالرحمت قادیان قیمتی ماہ ؏ اور تین صد روپیہ کا مال واسباب میری دوکان میں ہے۔ میرا گذارہ دوکانداری کی آمد پر ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ تازیست اپنی آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ موجودہ صورت میں میری آمدنی اندازاً ؏ ہے۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور جو رقوم بابت حصہ جائداد کے طور پر بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کر دوں۔ وہ حصہ موعودہ سے منہا کی جاویں گی۔ فقط ۲۴ر مئی ۱۹۲۶ء۔

العبد: عبدالرحیم بوٹ مرچنٹ قادیان۔ گواہ شد: منشی قطب الدین بقلم خود۔ گواہ شد: محمود احمد میڈیکل ہال قادیان۔

۲۶۲۶۔ میں سید علی اصغر ولد سید قاسم شاہ ساکن چک ۱۱۶ جنوبی تحصیل سرگودھا ضلع شاہپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نصف مربع اراضی نہر جہلم چک ۱۱۶ جنوبی علاقہ سرگودہا میں ہے۔ اور ایک مکان سکونتی قیمتی للعما کے ہیں نصف حصہ کا مالک ہوں۔ جو معین الدین پور ضلع گجرات میں ہے۔ ۲۶-۶-۲

العبد: سید علی اصغر شاہ بقلم خود۔ گواہ شد: حکیم محمد فیروز الدین مخصل۔ گواہ شد: بقلم خود سید علی اکبر شاہ چک ۱۱۶ جنوبی۔

۲۵۲۹۔ میں نیاز بی بی زوجہ فضل الدین قوم شیخ ساکن بنگہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر اسوقت ؏ ہے۔ جو کہ سب کا سب میں اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دونگی۔ اور میری کچھ آمد بھی ہے جو کہ معین نہیں۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہونگی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن قادیان وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۹-۱۲-۲۵ العبد: نشان انگوٹھا نیاز بی بی۔

گواہ شد: رحمت اللہ باغانوالہ سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ بقلم خود۔

گواہ شد: احقر فضل الدین احمدی بنگوی عفی اللہ عنہ خاوند موصیہ بقلم خود۔

۲۵۳۰۔ میں فضل الدین ولد کالو شاہ قوم شیخ ساکن بنگہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمد ؏ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہوگی۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط والسلام۔ المرقوم ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۵ء بروز سہ شنبہ

احقر فضل الدین احمدی بنگوی بقلم خود۔ گواہ شد: شیخ محمود احمد۔ گواہ شد: رحمت اللہ باغانوالہ سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ۔ بقلم خود۔

۲۵۷۱۔ میں غفورن بنت سید حسین زوجہ ڈاکٹر عبدالرحمن دوکاندار احمدی ملبی والہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مہر ؏ ہے چنانچہ یہ رقم ساری کی ساری داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی ہے مگر جائداد متروکہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے وقت اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: غفورن موصیہ۔ گواہ شد: عبدالرحمن دوکاندار۔ گواہ شد: عبدالرحیم دوکاندار ولد فضل محمد۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب و دیگر صوبجات کا عمل

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانانِ ہند کے قومی و ملّی اتحاد کے خوش کن مناظر

انچولی ضلع میرٹھ میں جلسہ

حسب الحکم حضرت امام جماعت احمدیہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ ایک عام جلسہ کیا گیا۔ جس میں ہر طبقہ کے لوگ جمع تھے۔ مختصر تقریروں کے بعد حضرت صاحب کا مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔ اور ریزولیوشن جو ۲۲ تاریخ کے الفضل میں شائع ہوئے تھے۔ پاس کئے گئے اور تقریباً تین سو آدمیوں کے دستخط و انگوٹھے محضر نامہ پر لگائے گئے۔

(قمرالدین)

بنوں میں جلسہ

۲۲ جولائی مسلمانان بنوں کا ایک جلسہ عام زیر صدارت حاجی امیر مختیار صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

مسلمانان گنج کا جلسہ

بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ بوقت ۶ بجے شام مسجد کلاں موضع گنج میں مسلمانان گنج کا ایک عظیم الشان جلسہ بصدارت مولانا سید محمد عبدالعزیز شاہ صاحب خطیب جامع مسجد لاہور چھاؤنی منعقد ہوا۔ مسجد باوجود اپنی وسعت کے حاضرین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ فاضل صدر نے ایک مختصر مگر جامع تقریر میں ان اعتراضات کا جواب دیا۔ جو کہ اسلام بزور شمشیر پھیلانے اور تعدد ازدواج آنحضور صلعم (فداہ ابی و امی) کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ اخیر میں آپ نے حاضرین کو نہایت مؤثر پیرایہ میں ہدایت فرمائی کہ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ مسلمان فرقہ بندی کے جھگڑوں کو بالائے طاق رکھ دیں۔ اور حرمت و ناموس رسول صلعم کے تحفظ کے لئے متفقہ جد و جہد کریں۔

اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دادیں پاس ہوئیں۔

مسلمانان وکھڑی ضلع میانوالی کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بعد از نماز جمعہ بصدارت حافظ گل محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ تجاویز بالاتفاق برائے عام پاس ہوئیں۔

مسلمانان موضع یارو خیل کا جلسہ

۲۲ جولائی بصدارت وزیر خان صاحب تمام مسلمانوں کا جلسہ منعقد ہوا جس میں امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز اتفاق رائے سے پاس کئے گئے۔

مسلمانان شبازخیل کا جلسہ

بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بعد از نماز جمعہ بصدارت مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

بھدرک (اڑیسہ) میں جلسہ

۲۲ جولائی کو تمام مسلمانوں کا متحدہ جلسہ منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے یہ بھی پاس ہوا کہ

(۱) ہندوؤں کی پکی ہوئی چیز نہ کھائیں گے۔ (۲) مسلمانوں کی دوکانوں سے ہر طرح کے سودے خریدینگے۔ (۳) مسلمانوں کی تجارتی ترقی کے لئے اور اقتصادی ترقی کے لئے کوشاں رہینگے۔ (۴) جلسہ اپنی عقیدت کا اظہار جماعت احمدیہ کے امام ایدہ اللہ کے متعلق پیش کرتا ہے۔ کہ وہ اس وقت مسلمانوں کو حقیقی نجات کی طرف لے جا رہے ہیں۔

بنارس میں ۱۲ ہزار مسلمانوں کا اجتماع

ایک جلسہ مسلمانانِ بنارس کا جس میں ہر فرقہ کے لوگ شامل تھے۔ بہ صدارت جناب مولوی مقبول عالم صاحب خان بہادر بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ ٹاؤن ہال کے میدان میں منعقد ہوا۔ جس میں پرزور تقریریں ہوئیں۔ اور حاضرین جلسہ جن کی تعداد تقریباً بارہ ہزار سے زائد ہوگی۔ متفقہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشن پاس کئے۔ (نیازمند عبدالرشید خان احمدی از بنارس)

مُسلمانان رہتاس کا جلسہ

۲۲ جولائی بروز جمعہ مسلمانان رہتاس کا جلسہ زیر صدارت جناب میر مدد علی شاہ صاحب جامع مسجد رہتاس میں منعقد ہوا۔ ملک عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل نے مفصل تقریر کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز کردہ قرار دادیں پیش کیں۔ جو اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔ (وزیر محمد)

مُسلمانان جھوک اترا کا جلسہ

بتاریخ ۲۲ جولائی بعد از نماز جمعہ مسجد مولوی عبدالقادر صاحب میں مسلمانوں کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تمام فرقوں کے مسلمان شامل ہوئے۔ کثرت رائے سے مولوی عبدالقادر صاحب صدر جلسہ مقرر ہوئے۔ بعد ازاں مولوی فیض احمد صاحب نے مسلمانوں کے فرائض اور تکالیف بیان کیں۔ اس کے بعد خاکسار نے بتایا آج کل مسلمان کس تکلیف میں ہیں۔ اس کے بعد جناب مرزا غلام سرور صاحب نے مجوزہ ریزولیوشن پیش کئے۔ جو متفقہ طور پر سب مسلمانوں نے پاس کئے۔ (علی محمد از جھوک اترا ڈیرہ غازیخان)

تھہ غلام نبی میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء مسلمانان تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مولوی مہر علی صاحب امام مسجد موضع ان منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (زین العابدین)

مُسلمانان سمبڑیال کا جلسہ

تمام مسلمانانِ سمبڑیال کا جلسہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد نماز جمعہ مسجد جمعہ میں زیر صدارت چودہری حاکم الدین صاحب منعقد ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(نامہ نگار)

چک نمبر ۱ امین لائن میں جلسہ

چک نمبر ۱ امین لائن تحصیل بھلوال کے مسلمانوں کا جلسہ عام مورخہ ۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز فرمودہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔ (علی اصغر شاہ سیکرٹری انجمن اثنا عشریہ)

سنور ریاست پٹیالہ میں جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ مسجد شیخاں واقعہ محلہ خوشابیاں قصبہ سنور میں جملہ فرقہائے اسلام نے بعد نماز جمعہ زیر صدارت چوہدری حسن خانصاحب جلسہ کیا۔ جس میں جناب حافظ محمد یوسف صاحب قادری خان صاحب عبدالمجید خان سکرٹری انجمن اسلامیہ پٹیالہ و مولوی عبدالعزیز صاحب نے پٹیالہ سے تشریف لا کر بڑے زور سے تقریریں کیں۔ اور اغراض جلسہ لوگوں کے ذہن نشین کرا کر ریزولیوشن مجوزہ حضرت امام جماعت احمدیہ پاس کئے۔
(نیاز مند عبدالغنی خان)

باڑی پورہ کشمیر میں جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ بعد ادائے نماز جمعہ حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ ایک عام جلسہ کیا گیا۔ صدر جلسہ راجہ محمد فیروز الدین خان صاحب جاگیردار مقرر ہوئے۔ تمام لوگوں پر واضح کیا گیا کہ امام جماعت احمدیہ آپ لوگوں سے کیا چاہتے ہیں۔ اور موجودہ صورت میں کیا کرنا چاہیئے۔ اور گورنمنٹ کے احسانات کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد سکرٹری انجمن احمدیہ خواجہ غلام محی الدین نے مجوزہ ریزولیوشن حضرت صاحب عام جلسہ کے سامنے پیش کئے جس پر راجہ محمد فیروز الدین صاحب جاگیردار اور راجہ ولی محمد خان صاحب اور میر غلام رسول صاحب اور قادر ملک صاحب اور رمضان پنڈت نے پُر زور تائید کی۔ اور تمام حاضرین جلسہ نے یک زبان ہو کر پاس کئے۔ (خواجہ غلام محی الدین)

مسلمانان کٹک کا جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی تعمیل کرتے ہوئے کٹک احمدیہ ہاؤس میں ۲۲ / جولائی بروز جمعہ ۵ بجے ایک غیر معمولی جلسہ جو احمدیوں و غیر احمدیوں کا مشترکہ تھا منعقد ہوا۔ جس میں مجوزہ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

جھگڑ یا ریاست راج پیپلا میں جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت سیٹھ طالب علی صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں امید سے بڑھ کر مسلمان آئے۔ تین بجے کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔
(خاکسار سراج الدین بیمار کول مرچنٹ جھگڑیا راج پیپلا سٹیٹ)

مسلمانان اٹاوہ کا جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء مسلمانان اٹاوہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (سید صادق حسین)

مسلمانان کوہ مری کا جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء کو کوہ مری میں تمام مسلمانوں کا جلسہ ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (خاکسار۔ عبدالرحمٰن خاکی)

عینو والی میں جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء بعد نماز جمعہ بمقام عینو والی زیر صدارت چودھری ثناء اللہ خان صاحب ذیلدار عینو والی کامیاب جلسہ ہوا۔ جس میں ہر فرقہ کے مسلمان شامل تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔
(غلام رسول سکرٹری انجمن احمدیہ عینو والی)

مسلمانان رنگ پور کا جلسہ

مسلمانان رنگ پور (بنگال) کا ایک جلسہ عام ۲۲ / جولائی مولوی سید عبدالفتاح صاحب پریذیڈنٹ محمڈن ایسوسی ایشن کی صدارت میں کرامتیا جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں ایک ہزار سے زیادہ افراد جمع ہوئے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو ریزولیوشنز تجویز فرمائے ہیں۔ وہ پاس کئے۔

مدراس میں جلسہ

شہر کے بعض معززین کی طرف سے جلسہ کا اعلان ہوا۔ اور

۲۲ / تاریخ کو مغرب کے بعد جلسہ ہوا۔ سوائے چھوت کے تمام مسئلوں پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز فرمودہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ چھوت کے مسئلہ پر علانیہ رائے زنی کرنے سے یہاں کے مسلمان ڈرتے ہیں۔ (نامہ نگار)

بھرت پور ضلع مرشد آباد میں جلسہ

موضع بھرت پور ضلع مرشد آباد میں حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح ۲۲ / جولائی کو کل فرقہ ہائے اسلام کا متحدہ جلسہ کیا گیا۔ جس کی اطلاع گورنر جنرل صاحب و گورنر صاحب کلکتہ کو شملہ و کلکتہ میں بذریعہ تار دی گئی۔ خدا کے فضل سے یہاں کے مسلمانوں میں بیداری کی علامت معلوم ہوتی ہے۔ ہندوؤں کے ہاتھ کا کھانا اکثر لوگ ترک کر رہے ہیں۔ اور اپنی دوکانیں کھول رہے ہیں۔
(محمد طیب الفقر)

مسلمانان غوث گڑھ کا جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ موضع غوث گڑھ و رام گڑھ کا متحدہ جلسہ رام گڑھ میں منعقد ہوا۔ باشندگان رام گڑھ کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے ان کے گاؤں میں جلسہ کیا۔ جس میں موضع مذکور کے کل غیر احمدی احباب شامل ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات پڑھ کر سنائی گئیں۔ جن کو سب نے پسند و قبول کیا۔ اور اقرار کیا۔ کہ ان ہی پر عمل کرنے سے کامیابی ہوگی۔ (نامہ نگار)

کوٹلہ رحمت خان میں جلسہ

۲۲ / جولائی کو ایک عظیم الشان جلسہ کیا گیا جس میں ہر فرقہ کے مسلمان موجود تھے۔ گرد و نواح میں ہندوؤں سے چھوت چھات اور مسلمانوں کی دوکانیں کھلوانے اور باقی تجاویز فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر عمل کرنے کے لئے اقرار کئے۔
(خاکسار شیر محمد خان)

مسلمانان قائم گنج کا جلسہ

۲۲ / جولائی ۱۹۲۷ء بعد نماز جمعہ مسلمانان قائم گنج کا جلسہ بصدارت مولانا محمد یحییٰ صاحب پریسیڈنٹ انجمن تبلیغ منعقد ہوا۔ جس میں تجاویز مجوزہ حضرت امام جماعت احمدیہ بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔
(نیاز بہادر خان ناظم انجمن تبلیغ و حفاظت اسلام)

چک نمبر ۵۵۹ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو مسلمانان چک نمبر ۵۵۹ احمد آباد نے بعد از نماز جمعہ جلسہ کر کے حضرت امام جماعت احمدیہ کے فرمودہ ریزولیوشن بالاتفاق پاس کئے۔ (مستری عمر الدین)

کرم پور میں جلسہ

بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو بمقام کرم پورہ ضلع شیخوپورہ میں مسلمانوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (کرم الٰہی)

مسلمانان پھگلانہ کا جلسہ

حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو موضع پھگلانہ میں اہل اسلام کا جلسہ ہوا۔ جس میں پانچ سو کے قریب مسلمان مجتمع ہوئے۔ کچھ تقریر کرنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قراردادیں پاس کی گئیں۔ جلسہ میں دوسرے فرقوں کے مسلمان بھی شامل تھے۔ جنہوں نے اسلام کی خدمت اور مدد کیواسطے متفق اور متحد ہونے کا اقرار کیا۔

(غلام غوث از پھگلانہ)

مسلمانان کوہاٹ کا عظیم الشان جلسہ

۲۲ جولائی بروز جمعہ بعد نماز عشاء حاجی بہادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں زیر صدارت میاں فضل شاہ صاحب صدر مجلس خلافت کوہاٹ جلسہ منعقد ہوا۔ ہزاروں عاشقان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جلسہ میں شامل ہوئے۔ جن میں ہر طبقہ اور ہر عقیدہ کے مسلمان موجود تھے۔ اس قدر عظیم الشان اجتماع بغیر نماز عیدین کبھی کوہاٹ میں نہیں دیکھا گیا۔

مولوی یوسف شاہ صاحب امام مسجد نے تلاوت قرآن شریف سے جلسے کا افتتاح کیا۔ اور میاں عبد اللطیف صاحب سکرٹری جیش رضا کاراں و غلام ایوب صاحب رضا کار نے دردانگیز نظمیں پڑھیں۔ جن سے اہل جلسہ پر کیفیت طاری ہوگیا۔ صدر جلسہ کا خطبہ صدارت نہایت پُرتاثیر اور سبق آموز تھا۔ سید محمد اشرف شاہ صاحب وکیل و پیر شہنشاہ صاحب کپتان جیش رضا کاراں و میاں غلام محمد صاحب نائب سکرٹری مجلس خلافت کوہاٹ و صوفی غلام قادر صاحب مدرس دینیات مولوی صدر الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ و آغا سید منیر شاہ صاحب لیڈر شیعہ جماعت۔ مولوی احمد شاہ صاحب امام مسجد چھاونی و پیر سید شاہ صاحب بنوری نقشبندی اور مولوی احمد گل صاحب سکرٹری مجلس خلافت کوہاٹ نے اپنی اپنی قراردادوں کے متعلق مدلل ولولہ انگیز تقریریں فرمائیں۔ اہل جلسہ اپنے پیارے نبی پر قربان ہونے کے لئے بے تاب ہو رہے تھے۔ تمام جلسہ سے یکدم آوازیں اُٹھیں کہ ہمارے نام رضا کاروں کے رجسٹر میں درج کئے جائیں۔ مگر اتنے بڑے ہجوم کا انتظام کرنا محال تھا۔ اس لئے یہ کام محلہ والوں کے سپرد کیا گیا۔ پیر سید شاہ صاحب جو کہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کے یاراں طریقت سے ہیں۔ اپنی جماعت کے پانچ سو نفر کا زمرۂ رضا کاراں میں نام درج کرانے کا وعدہ فرمایا۔ اور قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(عطاء اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ)

چک نمبر ۳۵ جنوبی کے مسلمانوں کا جلسہ

۲۲ جولائی کو موضع چک نمبر ۳۵ جنوبی ضلع شاہپور میں بعد ادائے نماز جمعہ اہل دِہ کا عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل تھے۔ اور حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ جامع مسجد کے احاطہ بیرونی میں جلسہ کی کارروائی بصدارت چودہری مولا بخش صاحب نمبردار شروع ہوئی۔ مولوی علی احمد صاحب امام مسجد سُنیاں نے دو گھنٹہ کے علمی وعظ اور موثر تقریر سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ جس میں متحدہ طور پر کام کرنے۔ ہندوؤں سے چھوت چھات کرنے اور قرض نہ لینے کی تلقین کی۔ آخر میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی ارشاد فرمودہ قراردادیں پاس ہوئیں۔ (مولا بخش)

بفہ ضلع ہزارہ میں مسلمانوں کا جلسہ

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک کے مطابق مسلمانان بفہ کا ایک جلسہ بعد از نماز جمعہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء منعقد ہوا۔ جس میں حضرت اقدس کی ارشاد فرمودہ تجاویز پاس ہوئیں۔

(نامہ نگار)

شاہ آباد میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو ایک جلسہ عام مسلمانان شاہ آباد کا بصدارت خان صاحب جناب منشی محمد شہزادہ علی خان صاحب بی۔ اے رئیس شاہ آباد جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی پیش فرمودہ تجاویز متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔ (نامہ نگار)

27

شاہجہان پور میں جلسہ

۲۲ جولائی کو شاہجہان پور میں ہر فرقہ کے مسلمانوں کا متحدہ جلسہ ہوا۔ جس میں اسلام کی خدمت کے لئے متحدہ کام کرنے کے متعلق تقریریں ہوئیں۔ جن سے سامعین نے اتفاق ظاہر کیا۔ اور ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے جو مضامین حالات موجودہ کے متعلق نکلے ہیں۔ انہیں مسلمان نہایت توجہ اور شوق سے پڑھتے ہیں۔ اور ان مضامین نے یہاں کی پبلک کی کایا پلٹ دی ہے۔ (مختار احمد)

بالاکوٹ میں جلسہ

۲۲ جولائی احمدیوں اور غیر احمدیوں کا ایک جلسہ ہوا۔ محضر نامہ لکھا گیا۔ چھوت چھات کے متعلق تقریریں کی گئیں۔ یہاں کے ہندو گھبرائے ہوئے ہیں۔ کل سب ہمارے پاس آئے۔ ہم نے کہا کہ ہم سے چھوت چھات چھوڑ دو۔ اور رنگیلا رسول کتاب راجپال کے مصنف پر اظہار ملامت کرو۔ تو ہماری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں۔ انہوں نے جواب کے لئے مہلت مانگی ہے۔ جلسہ میں بڑے بڑے خوانین جمع تھے۔ جن کے دستخط کرا لیئے ہیں۔ باقیوں کے بھی باہر گاؤں میں دورہ کر کے کرائے جائیں گے۔ (عبد الاحد مولوی فاضل)

مسلمانان سری گوبند پور کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو مسلمانوں کے ایک غیر معمولی جلسہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے گئے۔ (نامہ نگار)

مسلمانان کنتھووالی و دیگر گاؤں کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بعد نماز جمعہ مسلمانوں کا ایک بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ جس میں جناب مولوی محمد یوسف صاحب و چودہری بشیر احمد صاحب نے تقریریں کیں۔ سامعین پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے تجویز کردہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (محمد دین [illegible])

گھٹیالیاں کے مسلمانوں کا اجتماع

۲۲ جولائی بعد از نماز جمعہ مسلمانان موضع گھٹیالیاں

ضلع سیالکوٹ کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جملہ مسلمان بہت بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ارشاد فرمودہ قراردادیں پاس کی گئیں۔ داتا زید کا میں بھی ایسا ہی جلسہ ہوا۔ (محمد علی)

چک نمبر ۱۱۶ جنوبی میں جلسہ

چک نمبر ۱۱۶ جنوبی علاقہ سرگودھا ضلع شاہپور ۲۲/۷ کو زیر صدارت سید علی اکبر شاہ صاحب جلسہ ہوا۔ لوگ کافی تعداد میں مسجد غیر احمدیوں میں جمع ہوئے۔ حضرت امامنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مجوزہ تجاویز پیش کر کے ان پر عمل کرنے کی تلقین کی جس کو سامعین نے نہایت غور سے سُنا اور خوشی ظاہر کی۔ کہ الحمد للہ اس مشکل وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا راہ نما کھڑا کر کے ہماری حفاظت کی ہے۔ سب نے متفقہ طور پر اقرار کیا۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو ہدایات حضرت اقدس نے فرمائی ہیں۔ یا فرمایا کریں گے۔ ان پر حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور متفقہ طور پر حضرت اقدس کے ارشاد فرمودہ ریزولیوشنز پیش ہو کر پاس ہوئے۔ (سید علی اصغر)

مُسلمانان سوہنی پت کا عظیم الشان جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء بعد از نماز جمعہ مسلمانان سوہنی پت کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب مولوی سید محمد فیاض صاحب امام جامع مسجد منعقد ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (نامہ نگار)

قصبہ لنگے میں جلسہ

بروز جمعہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء مسجد احمدیہ لنگے میں حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ جلسہ زیر صدارت چوہدری غلام حیدر صاحب ساکن خوجیانوالی منعقد ہوا۔ اور قراردادیں پاس کی گئیں۔ (غلام نبی از لنگے)

کاہنوال کے مسلمانوں کا جلسہ

مسلمانان کاہنوال کا مشترکہ جلسہ بتاریخ ۲۲ جولائی زیر صدارت حکیم غلام محمد صاحب مسجد شاہی میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

ڈسکہ کے مسلمانوں کا اجتماع

۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء بعد نماز جمعہ بمقام مسجد عید ڈسکہ خاص مسلمانانِ مواضعات ڈسکہ خاص۔ کوٹ ڈسکہ۔ بھروکی راجہ گھمان۔ موسے والہ۔ وصید والی۔ اور بمبانوالہ کا ایک عظیم الشان اور کثیر اجتماع تھا۔ جس میں ہر عقیدہ اور ہر خیال کے مسلمان بکمال جوش جمع ہوئے۔

چودہری شکر اللہ خان صاحب عزیز۔ رئیس و میونسپل کمشنر ڈسکہ نے اس اجتماع عظیم کا مقصد حاضرین جلسہ کے پوری وضاحت سے ذہن نشین کیا۔ اور مسلمانوں کو منشائے اسلام پر عملدرآمد کی تلقین کی۔ صدر جلسہ مولوی حکیم فیروز الدین صاحب احمدی ملتانی تجویز ہوئے۔

چودہری عبد اللہ خان صاحب بی۔ اے نے حالاتِ حاضرہ پر بحث کرتے ہوئے مسلمانوں کے ادبار اور غیر اقوام کے عروج کے علل و اسباب بیان کئے۔ اور مسلمانوں کو ذرائع ترقی اختیار کر کے دنیا میں زندہ رہنے کی طرف توجہ دلائی۔

مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل (اہل حدیث) خطیب مسجد شرقی نے ایک مختصر مگر پُر مغز و معنی اور موثر تقریر کی۔ اور مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہو کر دنیا میں ایک ہلچل پیدا کر دینے کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت بیان کی۔

مولوی حکیم فیروز الدین صاحب نے واقعات ہسپانیہ بیان کر کے عبرت دلائی۔ چودہری اسد اللہ خان صاحب متعلم بی۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور نے بھی ایک مختصری تقریر کی۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے گئے۔

مسلمانان شاہ آباد ضلع کرنال کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء کو جامع مسجد میں مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سب فرقوں کے مسلمان جمع تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا اشتہار (کیا آپ اسلام کی زندگی چاہتے ہیں) پڑھ کر سنایا گیا۔ اور لوگوں نے بڑی خوشی اور اطمینان سے سنا۔ پھر حضور کی مجوزہ قراردادیں پاس کی گئیں۔

قلعہ سوبھا سنگھ میں جلسہ

حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ۲۲ جولائی کو قلعہ سوبھا سنگھ تحصیل نارووال میں مسلمانوں کا عام جلسہ کیا گیا۔ اور ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (عنایت اللہ)

چک نمبر ۲۸۵ میں جلسہ

۲۲ جولائی مسلمانان چک نمبر ۲۸۵ و چک نمبر ۲۹۱ کا مشترکہ جلسہ بمقام چک نمبر ۲۸۵ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور منعقد ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد فرمودہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

جلسہ مسلمانان احمد پور لمہ ریاست بہاولپور

۲۲ جولائی بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب مولانا محمد عبد الرحمٰن صاحب امام جامع مسجد احمد پور لمہ عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ کثرت حاضرین غیر متوقع تھی۔ حضرات مولوی صاحبان کے پُر اثر وعظ اور پُر جوش تقاریر کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق پاس ہوئے۔ (نامہ نگار)

گوجرانوالہ میں جلسہ

گوجرانوالہ کے مسلمانوں نے احمدیہ مسجد میں بتاریخ ۲۲ جولائی زیر صدارت حکیم محمد الدین صاحب جلسہ کیا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی ارشاد فرمودہ قراردادیں باتفاق پاس ہوئیں۔

مسلمانان کھاریاں کا اجتماع

یہاں ۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء کو جمیع مسلمانوں کا ایک متفقہ و متحدہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسلمانان کھاریاں کے علاوہ مواضعات بدرمرجان و تھیلہ وغیرہا ملحقہ دیہات کے بھی مسلمان شامل تھے۔ یہ ذکر کر دینا یہاں پر غیر متعلق نہ ہوگا۔ کہ یہ وہی مقام کھاریاں ہے۔ جہاں برسوں سے احمدی اور سنی کہلانے والے مسلمانوں کی باہمی سخت مذہبی جنگ شروع تھی۔ اور عرصہ سے مناظرے ہو چکے تھے۔ مگر اس جلسہ کا عجیب نظارہ تھا۔ صدر جلسہ جناب سید عالم شاہ صاحب اہل سنت تھے۔ اور لیکچراریاں غلام محی الدین صاحب نظامی اور مولوی محمد مختار بتی صاحب مولوی فاضل اہل سنت اور مولوی فضل الدین صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ اور منتظم جلسہ چوہدری محمد خان صاحب سنی اور لعل خان احمدی (راقم) وغیرہا تھے۔ الحمد للہ کہ حاضرین جلسہ نے جناب رسول اللہ صلعم کی عزت کی خاطر اور قوم کی اصلاح کیلئے اپنے دینی اور مذہبی اختلافات کے باوجود اس جلسہ میں حصہ لیا۔

ہندوستان کی خبریں

پھلواری شریف ۔ ۷ر اگست ۔ محمد عبدالسبحان صاحب دفتر داماد پھلواری شریف کا تار ہے "ہندو مہا سبھا کے زیر انتظام ایک غیر معمولی عظیم الشان جلوس غیر متوقع طور سے بتیا ضلع چمپارن ۲ر اگست کی شام کو نکالا گیا۔ جس کے ساتھ ہر قسم کے ہتھیار۔ لاٹھی تلواریں۔ اور گنڈاسے تھے۔ کالی باغ سے یہ جلوس روانہ ہوا۔ اور ایک اور راستے سے ہوکر پھر کالی باغ میں آ پہونچا۔ اور یکایک کالی باغ مسجد پر حملہ آور ہوا۔ مسجد کی دیوار کو بھی صدمہ پہنچا۔ جائے نمازیں جلادی گئیں۔ سخت فساد ہوا۔ مسلمانوں کے پچاس گھر جلادئے گئے۔ دوکانیں اور مکانات لوٹ لئے گئے۔ ہندوؤں نے مسلمانوں پر بندوقوں کے فیر بھی کئے۔ بہت سے مسلمان مقتول اور زخمی ہوئے۔ صحیح تعداد معلوم نہیں ہوئی۔ مولوی عبدالغفور امام مسجد کالی باغ بھی چھرے سے زخمی ہوئے" ۔ مسلمان ۱۳ مقتول ہوئے۔

انگلستان اور یورپ کی سیاحت کرنے کے بعد آنریبل مسٹر وی۔ جے۔ پٹیل جہاز "رمزک" سے ہندوستان واپس آپہونچے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک سربرآوردہ نمائندہ سے دوران ملاقات میں مسٹر پٹیل نے شاہی کمیشن کے جلد مقرر کئے جانے کی توقعات پر روشنی ڈالی۔ اور کہا "میں توقع کرتا ہوں۔ کہ اختتام سال سے پہلے ہی "شاہی کمیشن" کے تقرر کے متعلق کوئی اعلان کیا جائیگا۔ اور غالباً انگلستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں ایک ساتھ ہی تقرر کا اعلان ہوگا۔ لیکن میں نہیں سمجھتا۔ کہ آئندہ سال کے اوائل میں کمیشن ہندوستان آسکے گا۔ غالباً تقرر کے بعد انگلستان ہی میں کمیشن کام شروع کر دیگا۔ اور تقریباً چھ ماہ تک وہاں اپنا کام جاری رکھیگا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہندوستانی اور غیر ہندوستانی اصحاب کی جو اسوقت وہاں موجود ہونگے۔ معاملہ متعلقہ پر شہادت قلمبند کریگا۔ اور ہندوستان آنے سے قبل دیگر ابتدائی کام انجام دیگا۔ ان حالات کے اعتبار سے میں نہیں سمجھتا۔ کہ نومبر ۱۹۲۷ء سے پہلے کمیشن کے ہندوستان آنے کی توقع کی جاسکتی ہے۔

حیدرآباد ۳ر اگست ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب محمود آباد نے جو ایک اعلیٰ درجہ کا روزانہ انگریزی اخبار لکھنؤ سے جاری کرنے کا قصد کر رہے ہیں۔ اس اخبار کے لئے ایک لاکھ روپیہ یا اسی کے قریب کسی رقم کے عطیہ کی بوساطت اگزیکٹو کونسل حضور نظام سے درخواست کی تھی۔ اعلیٰ حضرت نے اس اخبار سے اپنا کسی قسم کا تعلق قائم کرنے سے انکار فرمادیا۔

حیدرآباد دکن ۔ "انڈین نیشنل ہیرلڈ" کا نامہ نگار مقیم حیدرآباد اطلاع دیتا ہے۔ کہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے عہدہ پرنسپلی پر پروفیسر عبدالرحمٰن خان کے بجائے مسٹر بینڈرگھاسٹ کا تقرر بذریعہ فرمان عمل میں آیا ہے۔ مسٹر بینڈرگھاسٹ آسٹریلیا نژاد انگریز ہیں۔ اور اس سے پہلے شاہزادگان حیدرآباد کی اتالیقی پر مامور تھے۔

لاہور ۴ر اگست ۔ چوہدری ظفراللہ خان صاحب ممبر پنجاب کونسل اور شفاعت احمد خان صاحب ممبر یو۔ پی کونسل عنقریب انگلستان روانہ ہوں گے۔ جہاں وہ ان مسائل کے متعلق جو شاہی کمیشن کے سامنے پیش ہونے والے ہیں۔ برٹش پبلک کو اسلامی نقطۂ خیال سے آگاہ کریں گے۔ پنجاب کونسل کے ممبروں کی طرف سے جو اعلان حال ہی شائع ہوا تھا۔ وہی اس وفد کے لئے مینڈیٹ دستورِ نمایندگی ہوگا۔

کلکتہ ۶ر اگست ۔ ایڈیشنل چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے پدم پرشاد کو بری قرار دیدیا ہے۔ اس کے خلاف مقدمہ یہ تھا۔ کہ اس نے راجکماری مایا کو ہیرالعل اگروال کے پاس جسے گوبرکھا کھڑک بہادر نے قتل کیا تھا۔ ۱۳۰۰ روپے میں بیچدیا تھا۔

آل انڈیا نوآریہ کانفرنس دہلی کی استقبالیہ کمیٹی کا انتخاب ہوگیا ہے۔ جس کے صدر پنڈت شانتی سروپ سابق مولوی محمد علی قریشی اور سکرٹری مہاشہ پریم چند سابق شیخ محمد انعام الحق ہوشیار پوری منتخب ہوئے ہیں۔

ریلوے اکاؤنٹنٹوں کا امتحان مقابلہ جو ہر سال نومبر میں ہوا کرتا ہے۔ اب مئی کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوا کریگا۔

ممالک غیر کی خبریں

جنیوا ۴ر اگست ۔ تحدید اسلحہ بحری کی تخفیف کے لئے جو کانفرنس یہاں ہورہی تھی۔ اس میں مصالحت کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ مجبوراً اسکا التواء ملتوی کردیا گیا۔ اصل مندوبین اب جمع ہوکر ایک مختصر بیان مرتب کرینگے۔ جو پوری کانفرنس کے سامنے پڑھکر سنا دیا جائیگا۔ جاپانی نمائندہ نے مصالحت کے لئے جو تجاویز پیش کی تھیں۔ وہ بالکل مسترد کردی گئیں۔ کیونکہ تخفیف کی کانفرنس کی کسی ایسی تجویز کو قبول کرنا فضول تھا۔ جس میں نہ تو توپوں کے دہانے کے پیمانہ کی کوئی قید تھی۔ اور نہ جہازوں کی قوت کا کوئی معیار تھا۔

جنیوا ۴ر اگست ۔ کانفرنس کے پورے اجلاس کے سامنے جو بیان دیا گیا ہے۔ اس میں ان تمام مسائل کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ جن پر سب رضامند ہوچکے ہیں۔ اور پھر انہیں بھی بیان کیا گیا ہے۔ جو طے نہیں ہوسکے۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ تینوں دول اس بات پر آمادہ ہیں۔ کہ کانفرنس کو کسی آئندہ "موزون وقت" کے لئے ملتوی کردیا جائے۔ آخر میں تینوں دول کے اتحاد و اتفاق اور ان کی یک جہتی کا اقرار کیا گیا ہے۔ کانفرنس کے شروع ہوتے ہی مسٹر جبسن (صدر) نے اعلان کیا۔ کہ سمجھوتہ نہیں ہوسکا۔ کانفرنس بغیر تعین وقت کے ملتوی ہوگئی۔

لبنہ ۴ر اگست ۔ خبریں آئی ہیں۔ جن کی تصدیق ان حجاج کے بیانات سے بھی ہوتی ہے۔ جو ارض حجاز سے واپس آئے ہیں۔ کہ سلطان ابن سعود اور ان کے صاحبزادہ امیر سعود کے خلاف لوگوں نے ایک ناکامیاب سازش کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سازش کی روح رواں سلطان کے بھائی امیر محمد اور ان کے بیٹے امیر خالد تھے۔ سو خرالذکر شخص نے غلاموں کو ساتھ لے کر ریاض میں امیر سعود کے محل میں گھسنا چاہا۔ لیکن وہ منتشر ہوگئے۔ محافظین قصر نے فیر کئے۔ اور بعض آدمی زخمی ہوئے۔

ہیلڈرسن ۴ر اگست ۔ مغربی کینکی کوئلہ کمپنی کی ایک کان واقع مقام کلے میں سرنگ کی خرابی سے حادثہ ہوا۔ جس میں دو سو آدمی ملبہ میں دب کر رہ گئے۔

وارسا ۴ر اگست ۔ خبر آئی ہے۔ کہ سوویٹ روس کے مشہور دشمن لیڈر اسٹیمان کلیم نے مقام کوزنالو دو متصل شہر منسک کی قلعہ نشین فوج پر حملہ کیا۔ ایک بٹالین پیدل فوج سے ہتھیار چھین لئے۔ خزانہ۔ رائفلیں۔ اور سامان حرب و ضرب لوٹ لیا۔ اور ۱۱ افسروں کو گولی سے اڑا دیا۔

برسلز ۴ر اگست ۔ جرمنی کا ارادہ ہے۔ کہ وہ آئندہ ماہ ستمبر میں لیگ کے اجلاس میں نوآبادیوں کی حکمبرداری کا سوال پیش کرے۔ اس پر دیوان خاص نے طویل مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ فرانس اور انگلستان کے اصل نقطۂ خیال سے جرمنی کی تشفی کردی جائے۔

برلن ۵ر اگست ۔ بحراوقیانوس کو ہوائی پرواز سے عبور کرنے کے لئے برلن۔ ڈیسا اور ٹریوی مونڈ میں سرگرم تیاریاں ہورہی ہیں۔ ڈیسا میں ایک گیا۔ تجربہ ریڈ ودی درشاک کے ماتحت ہوا ہے۔ ۳ر اگست کو ۶ بجے تک اس نے جو وقت شروع کی۔ آج دس بج کر ۱۳ منٹ پر اترا۔ جہاز یلین کی ۵۲ گھنٹے کی پرواز سے سبقت لے گیا ہے۔ اترتے وقت ایک انبوہ کثیر نے جس میں تجربہ کار ہواباز اور اہل حکام بھی شامل تھے۔ تحسین و آفرین کے بلند نعرے لگائے۔ اس پرواز کی اصل میعاد ۵۲ گھنٹے ۱۱ منٹ اور ۸ سیکنڈ تھی۔ بحراوقیانوس کو عبور کرنے کی کوشش وسط اگست میں کی جائیگی۔

ریپڈ سٹی ۲ر اگست ۔ صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر کولج نے اعلان کردیا ہے۔ کہ "میں ۱۹۲۸ء کی صدارت کے انتخاب کے لئے کوشش نہیں کرنی چاہتا۔"

دی آنا کی بہت سی کاروباری عورتوں نے پولیس میں تحریری درخواست کی ہے۔ کہ ہمیں مردوں کے کپڑے پہننے کی اجازت دی جائے۔

لنڈن ۳ر اگست ۱۹۲۶ء میں اب تک جتنے طیارے تباہ ہوئے۔ ان میں اہم ہوابازوں کی جانیں گئیں۔ اتلاف کی زیادہ تر وجہ ہوابازوں کی قوت فیصلہ کا قصور قرار دیا گیا ہے۔

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر ادارہ کے لئے قادیان سے شائع کیا)